عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۱ | ۲۷ ذیقعدہ تا ۴ ذی الحجہ ۱۴۲۳ھ بمطابق ۳۱ جنوری تا ۶ فروری ۲۰۰۳ء | شمارہ: ۶

یوم جمعہ اور معمولاتِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت امام ابوحنیفہؒ

صحابیات کا بلند کردار

حافظ الحدیث حضرت درخواستیؒ اور تحفظِ ختم نبوت

دعوت غور و فکر

فضول خرچی اور اس کا علاج

دینی شعور کی بیداری کی ضرورت و اہمیت

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت:

س:...... ہمارے محلے کے بعض قادیانی اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ براہ کرم آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کا کوئی ثابت پیش کردیں۔ اور اس کے لئے قادیانیوں کی تحریروں کے حوالے بھی دیدیں؟۔

ج:...... مرزا قادیانی کے ماننے والوں کے دو گروہ ہیں: ایک لاہوری' دوسرا قادیانی (جن کا مرکز پہلے قادیان تھا اور اب ربوہ ہے) ان دونوں کا اس بات پر تو اتفاق ہے کہ مرزا قادیانی کے الہامات اور تحریروں میں باصرار وتکرار نبوت کا دعویٰ کیا گیا ہے لیکن لاہوری گروہ اس دعوائے نبوت میں تاویل کرتا ہے جبکہ قادیانی گروہ کسی تاویل کے بغیر مرزا قادیانی کے دعوائے نبوت پر ایمان لانا ضروری سمجھتا ہے۔

آپ سے جن صاحب کی گفتگو ہوئی ہے وہ غالباً لاہوری گروہ کے ممبر ہوں گے۔ ان کی خدمت میں عرض کیجئے کہ یہ جھگڑا تو وہ اپنے گھر میں نمٹائیں کہ مرزا قادیانی کے دعوائے نبوت کی کیا توجیہ وتاویل ہے؟ ہمارے لئے اتنی بات بس ہے کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور دعویٰ بھی انہی لفظوں میں جن الفاظ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ مثلاً:

"قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔" (الاعراف:۱۵۸)

"قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی۔" (الکہف:۱۱۰)

اگر ان الفاظ سے بھی دعویٰ نبوت ثابت نہیں ہوتا تو یہ فرمایا جائے کہ کسی مدعی نبوت کو نبوت کا دعویٰ کرنے کے لئے کیا الفاظ استعمال کرنے چاہئیں؟

رہیں دعویٰ نبوت کی تاویلات؟ تو دنیا میں کس چیز کی لوگ تاویلیں نہیں کرتے؟ بتوں کو خدا بنانے کے لئے لوگوں نے تاویلیں ہی کی تھیں اور عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا ماننے والے بھی تاویلیں ہی کرتے ہیں۔ جس طرح کسی اور کھلی ہوئی غلط بات یا غلط عقیدہ کی تاویل لائق اعتبار نہیں' اسی طرح حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ بھی قطعی غلط ہے اور اس کی کوئی تاویل (خواہ خود مدعی کی طرف سے کی گئی ہو یا اس کے ماننے والوں کی جانب سے) لائق اعتبار نہیں...... دسویں صدی کے مجدد ملا علی قاریؒ شرح "فقہ اکبر" میں فرماتے ہیں:

"دعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع۔"

ترجمہ:"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ بالاجماع کفر ہے۔"

آگے چل کر وہ لکھتے ہیں:

"اگر نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہوش وحواس سے محروم ہو تو اس کو معذور سمجھا جائے گا' ورنہ اس کی گردن اڑا دی جائے گی۔"

منکرین ختم نبوت کے لئے اصل شرعی فیصلہ کیا ہے؟

س:...... خلیفہ اول بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق کے دور خلافت میں مسیلمہ کذاب نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو حضرت صدیق اکبرؓ نے منکرین ختم نبوت کے خلاف اعلان جنگ کیا اور تمام منکرین ختم نبوت کو کیفر کردار تک پہنچایا۔ اس سے ثابت ہوا کہ منکرین ختم نبوت واجب القتل ہیں۔ لیکن ہم نے پاکستان میں قادیانیوں کو صرف "غیر مسلم اقلیت" قرار دینے پر ہی اکتفا کیا' اس کے علاوہ اخبارات میں آئے دن اس قسم کے بیانات بھی شائع ہوتے رہتے ہیں کہ: "اسلام نے اقلیتوں کو جو حقوق دیئے ہیں' وہ حقوق انہیں پورے پورے دیئے جائیں گے"۔ ہم نے قادیانیوں کو نہ صرف حقوق اور تحفظ فراہم کئے ہوئے ہیں بلکہ کئی اہم سرکاری عہدوں پر بھی قادیانی فائز ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ منکرین ختم نبوت اسلام کی رو سے واجب القتل ہیں یا اسلام کی طرف سے اقلیتوں کو دیئے گئے حقوق اور تحفظ کے حقدار ہیں؟

ج:...... منکرین ختم نبوت کے لئے اسلام کا اصل قانون تو وہی ہے جس پر حضرت صدیق اکبرؓ نے عمل کیا۔ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کی جان ومال کی حفاظت کرنا ان کے ساتھ رعایتی سلوک ہے لیکن اگر قادیانی اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت تسلیم کرنے پر آمادہ نہ ہوں' بلکہ مسلمان کہلانے پر مصر ہوں تو مسلمان' حکومت سے یہ مطالبہ کرسکتے ہیں کہ ان (قادیانیوں) کے ساتھ مسیلمہ کذاب کی جماعت کا سا سلوک کیا جائے۔ کسی اسلامی مملکت میں مرتدین اور زنادقہ کو سرکاری عہدوں پر فائز کرنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ یہ مسئلہ نہ صرف پاکستان بلکہ دیگر اسلامی ممالک کے ارباب حل وعقد کی توجہ کا متقاضی ہے۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ

ختم نبوت

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

جلد:۲۱ | ۲۷ ذیقعدہ تا ۴ ذی الحجہ ۱۴۲۳ھ بمطابق ۳۱ جنوری تا ۶ فروری ۲۰۰۳ء | شمارہ:۳۶

بیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلسِ ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل وتزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ	4
یوم جمعہ اور معمولات سید المرسلین ﷺ	6
صحابیات کا بلند کردار (مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی)	9
دینی شعور کی بیداری کی ضرورت واہمیت (مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)	13
حضرت امام ابوحنیفہؒ (مولانا نعمت اللہ)	14
انمول موتی (مولانا محمد اسماعیل عارفی)	16
فضول خرچی اور اس کا علاج (حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ)	18
قلب وروح کا مرہم (مولانا سید محمد حمزہ حسنی ندوی)	20
حافظ الحدیث حضرت درخواستیؒ اور تحفظ ختم نبوت (مولانا سعید الرحمٰن درخواستی)	22
دعوت غور وفکر (مولانا نذیر احمد تونسوی)	25

زرِ تعاون اندرون ملک
فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور اکاؤنٹ نمبر 927-2
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

زرِ تعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph: 7780337 Fax:7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیانی جماعت کو دہشت گرد تنظیم قرار دے کر پابندی عائد کی جائے

گزشتہ دنوں چناب نگر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ کو قادیانیوں کی جانب سے اغوا کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس واقعہ کے خلاف شدید عوامی ردعمل ہوا۔ اس حوالے سے اخبارات میں درج ذیل خبریں شائع ہوئیں:

''قادیانی جماعت کے علاقائی سربراہ کے خلاف اغوا کا مقدمہ درج

پولیس کی بروقت مداخلت پر مولانا غلام مصطفیٰ منچن آبادی کے اغوا کی کوشش ناکام ہوگئی

چنیوٹ (نمائندہ اسلام) قادیانیوں کی طرف سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے رہنما اور خطیب جامع مسجد مسلم کالونی چناب نگر مولانا غلام مصطفیٰ منچن آبادی کو اغوا کرنے کی سازش پولیس کی بروقت مداخلت پر ناکام ہوگئی۔ تھانہ چناب نگر پولیس نے قادیانی جماعت چناب نگر کے سربراہ میجر ریٹائر سعدی اور نائب صدر حمید اللہ قریشی اور ریٹائرڈ ڈی ایس پی کے علاوہ نامعلوم قادیانی نوجوانوں کے خلاف مقدمہ درج کرلیا۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ روز جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی کے خطیب مولانا غلام مصطفیٰ منچن آبادی نماز جمعہ پڑھانے جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن چناب نگر جارہے تھے کہ جب وہ احمدیہ نرسری کالج روڈ پر رکشہ کے ذریعہ پہنچے تو وہاں قادیانی غنڈوں نے انہیں روک لیا اور رکشہ سے اتار لیا اور برا بھلا کہتے ہوئے انہیں اغوا کرنے کی کوشش کی تو وہاں گشت پر موجود پولیس نے بروقت مداخلت کرکے واردات ناکام بنادی' جس پر قادیانی صدر عمومی میجر ریٹائرڈ سعدی اور حمید اللہ قریشی اور متعدد کارکنوں کے خلاف مقدمہ درج کرلیا گیا ہے۔ اس واقعہ سے علاقے میں زبردست اشتعال پھیل گیا۔''

(روزنامہ اسلام ۱۹/ جنوری ۲۰۰۳ء)

''چناب نگر کے ڈی ایس پی کریم نواز نے چناب نگر میں قادیانیوں کی کھلم کھلا غنڈہ گردی' عقوبت خانوں' تفتیشی مراکز اور خفیہ کیمروں کی تنصیبات کے بارے میں مذاکرات کے لئے قادیانیوں اور مسلمانوں کے نمائندوں کو بلالیا۔ مسلمانوں کی جانب سے سید محمد نواز شاہ' مولانا اللہ یار ارشد' ملک محمد حسین نائب ناظم آئے جبکہ قادیانیوں کی جانب سے ناصر ظفر بلوچ نے شرکت کی' جس نے ڈی ایس پی کو بتایا کہ وہ اپنے سربراہ مرزا طاہر کی ہدایت کے بغیر مذاکرات نہیں کرسکتے۔ انہیں مذاکرات کی اطلاع کردی گئی ہے۔ تاہم ڈی ایس پی نے دونوں کو سخت تنبیہ کرتے ہوئے کہا کہ کسی قسم کی غیر قانونی شرانگیزی کرنے والے کے ساتھ سختی سے نمٹیں گے۔ یاد رہے کہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی غیر قانونی سرگرمیاں' ٹارچر سیلوں' عقوبت خانوں کے خلاف گزشتہ روز قاری اللہ یار کی قیادت میں ڈی ایس پی کے دفتر کے باہر احتجاجی دھرنا دیا گیا تھا جس پر ڈی ایس پی مہر امتیاز احمد لائی ایم پی اے سید سبطین شاہ ناظم کی یقین دہانی پر ۱۸/ جنوری تک احتجاج ملتوی کردیا گیا تھا۔''

(روزنامہ اسلام ۲۰/ جنوری ۲۰۰۳ء)

مولانا غلام مصطفیٰ نے بعدازاں بتایا کہ جن قادیانیوں نے انہیں اغوا کرنے کی کوشش کی ان کا تعلق قادیانیوں کی ''خدام الاحمدیہ'' تنظیم سے تھا اور انہوں نے خدمت خلق کے بیج لگا رکھے تھے۔ ان قادیانیوں نے مولانا غلام مصطفیٰ کے ساتھ گالم گلوچ بھی کی اور انتہائی ناگفتہ بہ زبان استعمال کی جو قادیانیوں کا طرۂ امتیاز ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس واقعہ کے خلاف اپنا ردعمل ظاہر کرتے ہوئے درج ذیل اخباری بیان جاری کیا:

''حکومت قادیانیوں کی شرانگیزی کا نوٹس لے۔ مبلغ ختم نبوت کو اغوا کرنے کی کوشش کرنے والے دہشت گردی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اس واقعہ میں ملوث قادیانی غنڈوں اور قادیانی جماعت کے رہنماؤں کے خلاف سخت ایکشن لیا جائے اور انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔ قادیانیوں کو ملک میں کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ قادیانی جماعت کو دہشت گرد تنظیم قرار دے کر اس پر پابندی عائد کی جائے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد' مولانا اللہ وسایا' مفتی محمد جمیل خان' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی' مولانا احمد میاں حمادی' محمد انور اور دیگر رہنماؤں نے پنجاب کے شہر چناب نگر میں قادیانی غنڈوں کی جانب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما اور مبلغ اور جامع مسجد ختم نبوت چناب نگر کے خطیب مولانا غلام مصطفیٰ کو اغوا اور انہیں ہراساں کرنے کی کوشش پر اپنا ردعمل ظاہر کرتے

ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں قادیانی سیکولر اور اسلام دشمن قوتوں کے بل بوتے پر آئے دن فتنہ وفساد برپا کرنے کی نت نئی سازشیں کرتے رہتے ہیں جس کی تازہ مثال مبلغ ختم نبوت کو اغوا کرنے کی کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر قادیانی جماعت کو لگام نہ دی گئی تو ملک تشدد اور انارکی کی راہ پر چل نکلے گا جس سے پیدا ہونے والی خانہ جنگی کی ذمہ داری ان عناصر پر ہوگی جو حکومت کو قادیانیوں کی حمایت پر اکسا کر اسلام دشمن کارروائیوں پر مجبور کر رہے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ فی الفور قادیانی جماعت کے ان رہنماؤں کے خلاف کارروائی کی جائے جو اس جرم میں ملوث ہیں۔''

اغوا کے اس واقعہ کے مرتکب قادیانیوں کی گرفتاری اور انہیں سزاؤں کا دیا جانا ازبس ضروری ہے۔ ہم اس موقع پر یہ بھی کہنا چاہیں گے کہ مولانا غلام مصطفیٰ کو اغوا کرنے کی کوشش کے مذکورہ واقعہ اور اس سے قبل مولانا اسلم قریشی کے اغوا سمیت دیگر واقعات نے قادیانی جماعت کو ایک بین الاقوامی دہشت گرد تنظیم ثابت کر دیا ہے۔ اس لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ مطالبہ بالکل بجا اور درست ہے کہ قادیانی جماعت کو فی الفور دہشت گرد تنظیم قرار دے کر اس پر پابندی عائد کی جائے اور اس کے تمام منقولہ وغیر منقولہ اثاثوں کو ضبط کرنے کے ساتھ ساتھ قادیانی جماعت کے پیروکاروں کی ملک میں انتشار اور افراتفری پیدا کرنے کی سازشوں کا سراغ لگا کر ان کا قلع قمع کیا جائے۔

حضرت مولانا عبیدالرحمنؒ کا سانحہ ارتحال

حضرت مولانا عبیدالرحمنؒ بھی ہم سے جدا ہو کر اپنے رب کے حضور پہنچ گئے۔ حضرت مرحوم حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ مجاز اور بزرگ عالم دین حضرت مولانا عبدالرحمن کامل پوریؒ کے فرزند اکبر تھے۔ آپ ۱۹۳۲ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ حفظ قرآن کریم اور ابتدائی درجات سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ تقسیم ملک کا واقعہ پیش آیا۔ دارالعلوم حقانیہ' جامعہ خیر المدارس اور دارالعلوم ٹنڈوالہ یار میں تعلیم کی تکمیل کے بعد خلعت فضیلت اور سند حدیث سے سرفراز ہوئے۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے حکم پر ۱۹۵۵ء میں جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن تشریف لائے اور تدریس شروع فرمائی' پانچ سال حضرت بنوری کی زیرنگرانی تدریس کا فریضہ انجام دینے کے بعد اپنے والد صاحبؒ کے ضعف کی وجہ سے گاؤں تشریف لے گئے۔ انگلینڈ میں علمی اور تعلیمی ضرورت کے پیش نظر اپنے والد صاحبؒ اور حضرت بنوریؒ کے حکم پر ۱۹۶۵ء میں شیفیلڈ' انگلینڈ تشریف لے گئے اور مسلمانوں کی دینی رہنمائی اور مسلمانوں کی نئی نسل کے دین کی حفاظت اور تعلیمی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے دینی حقوق کے لئے جدوجہد شروع فرمائی۔ جمعیت علماً برطانیہ قائم کر کے پورے انگلینڈ کے علماً کرام اور مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ مکاتب قرآن کریم اور مساجد کی تعمیرات کا آغاز کیا۔ حلال گوشت وغیرہ کے لئے انتظامات کئے۔ انگلستان میں آپ کی دینی خدمات کی وجہ سے تمام علماً کرام اور مسلمانوں کا آپ کی طرف خصوصی طور پر رجوع تھا۔ آپ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کے نائب امیر اور جمعیت علماً برطانیہ کے سرپرست کی حیثیت سے ضعف کے باوجود دینی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ آپ کے صاحبزادگان حافظ محمد انور اور حافظ محمد اظہر انشاء اللہ آپ کے جاری کردہ دینی امور کے نگران اور آپ کے لئے صدقہ جاریہ ہوں گے۔ امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب' حضرت سید نفیس شاہ صاحب اور دیگر زعماء وکارکنان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مرحوم کے پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کی خدمات جلیلہ کو قبول فرمائے اور آپ کو بلند درجات عطا فرمائے۔ قارئین سے حضرت مرحوم کے لئے بلندی درجات کی دعا کی اپیل ہے۔

حضرت مولانا عبدالقادر آزاد بھی رخصت ہوگئے

خانوادہ نقشبندیہ کے چشم وچراغ' بادشاہی مسجد کے خطیب' مسلک حقہ دیوبند کے سپوت مولانا عبدالقادر آزاد گزشتہ دنوں دارفانی سے دار بقا کی طرف تشریف لے گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولانا عبدالقادر آزاد کی پوری زندگی مسلک حقہ دیوبند کی اشاعت میں گزری۔ سیادت وقیادت خاندانی طرۂ امتیاز تھی۔ صاحبزادہ اور پیرزادہ ہونے کے باوجود تعلیم وتعلم کی طرف متوجہ ہوئے اور مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ سے تلمذ حاصل کر کے دستار فضیلت حاصل کی۔ تدریس کے بجائے خطابت اور امامت کا راستہ اختیار کیا اور ترقی کی راہ پر گامزن ہوتے ہوئے بادشاہی مسجد کے خطیب مقرر ہوئے اور اس منبر ومحراب سے ہمیشہ مسلک حقہ دیوبند کی اشاعت کا فریضہ انجام دیا۔ بھٹو دور میں اسلامی سربراہ کانفرنس میں ۴۰ سے زائد مسلم ممالک کے حکمرانوں کی' جن میں شاہ فیصل مرحوم بھی شامل تھے' امامت کا شرف حاصل ہوا جس کی وجہ سے ان کو ''امام سلاطین'' بھی کہا جاتا تھا۔ بے شمار ممالک کا دینی سفر کیا۔ ان کے دست مبارک پر سینکڑوں عیسائیوں نے اسلام قبول کیا۔ تحریک ختم نبوت میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کے درجات بلند فرمائے' سیئات سے صرف نظر فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین اور رضا کار پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ ان کی رحلت ایک اہم سانحہ ہے۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوة

یوم جمعہ اور معمولات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

تاریخ جمعہ:

حق تعالیٰ شانہ نے لوگوں کے لئے اجتماع اور عید کا ہر ہفتہ میں یہ دن جمعہ کا رکھا تھا' مگر پچھلی امتوں کو اس کی توفیق نہ ہوئی' یہود نے یوم السبت (سنیچر کے دن) کو اپنا یوم اجتماع بنالیا' نصاریٰ نے اتوار کو' اللہ تعالیٰ نے اس امت کو اس کی توفیق بخشی کہ انہوں نے یوم جمعہ کا انتخاب کیا۔

(بخاری شریف)

زمانہ جاہلیت میں اس دن کو یوم عروبہ کہا جاتا تھا۔ سب سے پہلے عرب میں کعب بن لوئی نے اس کا نام جمعہ رکھا' قریش اس دن جمع ہوتے اور کعب بن لوئی خطبہ دیتے تھے۔ کعب بن لوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد میں سے ہیں' ان کو حق تعالیٰ نے زمانہ جاہلیت میں بھی بت پرستی سے بچالیا اور توحید کی توفیق عطا فرمائی تھی۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خوشخبری بھی لوگوں کو سنائی تھی' قریش میں ان کی عظمت کا یہ عالم تھا کہ ان کی وفات جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پانچ سو ساٹھ سال پہلے ہوئی' اس سے اپنی تاریخ شمار کرنے لگے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جمعہ کا اہتمام عرب میں قبل از اسلام بھی کعب بن لوئی کے زمانہ میں ہو چکا تھا اور اس دن کا نام جمعہ رکھنا بھی انہی کی طرف منسوب ہے۔ (تفسیر مظہری)

فضائل جمعہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ جمعہ کا دن عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن سے بھی افضل ہے۔ یہی وہ متبرک دن ہے کہ جس میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے' اسی روز میں ان کو جنت میں داخل کیا گیا' پھر اسی دن زمین کی طرف اتارا گیا' اسی دن میں قیامت قائم ہوگی اور اسی دن میں ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ اس میں انسان جو بھی دعا کرے قبول ہوتی ہے۔

(تفسیر ابن کثیر)

بعض احکام جمعہ:

روایت میں ہے کہ اذان جمعہ شروع میں صرف ایک ہی تھی جو خطبہ کے وقت امام کے سامنے کہی جاتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پھر صدیق اکبرؓ اور فاروق اعظمؓ کے زمانے میں اسی طرح رہا۔ حضرت عثمان غنیؓ کے زمانے میں جب مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہوگئی اور اطراف مدینہ میں پھیل گئی تو امام کے سامنے والی خطبہ کی اذان دور تک سنائی نہ دیتی تھی' تو حضرت عثمان غنیؓ نے ایک اور اذان مسجد سے باہر اپنے مکان زوراء پر شروع کرادی' جس کی آواز پورے مدینہ میں پہنچنے لگی۔ صحابہ کرامؓ میں سے کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا' اس لئے یہ اذان اول (جو کہ اذان خطبہ سے قبل ہوتی ہے) باجماع صحابہؓ شروع ہوئی اور اذان جمعہ کے وقت بیع وشراء وغیرہ تمام مشاغل حرام ہوجانے کا حکم جو پہلے اذان خطبہ کے بعد ہوتا تھا' اب پہلی اذان کے بعد شروع ہوگیا۔

حق تعالیٰ شانہ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

"اے ایمان والو! جب جمعہ کے روز نماز جمعہ کے لئے اذان کہی جایا کرے' تو تم اللہ تعالیٰ کی یاد یعنی نماز و خطبہ کی طرف فوراً چل پڑا کرو اور خرید وفروخت چھوڑ دیا کرو۔"

(سورۂ جمعہ:۱۲)

مفسرین نے فرمایا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ اذان جمعہ کے بعد سارے ہی مشاغل سے روکنا مقصود ہے' جس میں زراعت' تجارت' مزدوری

سب ہی داخل ہیں حتی کہ اذان جمعہ کے بعد کھانا پینا' سونا کسی سے بات کرنا یہاں تک کہ کتاب کا مطالعہ کرنا سب منع ہے' صرف جمعہ کی تیاری کے متعلق جو کام ہوں وہ کئے جاسکتے ہیں۔ اس لئے دوستو! اذان جمعہ کے فوراً بعد نماز جمعہ کی تیاری میں لگ جاؤ' دنیاوی کام ہرگز نہ کرو فقہا نے لکھا ہے کہ جو شخص جس محلہ میں رہتا ہے' اس محلہ کی مسجد میں اذان جمعہ ہونے پر اہل محلہ کے لئے تمام دنیوی مشاغل ترک کردینا اور سعی الی الجمعہ کرنا واجب ہے' البتہ اگر کسی شخص کا ارادہ دوسری مسجد میں جمعہ پڑھنے کا ہو (خواہ وہ قریب ہو یا دور) تو اس مسجد کی اذان ہونے پر اس پر سعی الی الجمعہ واجب ہوگی' لیکن بہتر اس شخص کے لئے بھی یہی ہے کہ جس محلہ کی مسجد کی اذان جمعہ سنی' اس کے فوراً بعد دنیوی مشاغل ترک کردے اور تیاری جمعہ میں لگ جائے۔ (شامی ص۵۵۲ ج: اول' ماخوذ از امداد الفتاویٰ ص۱۶۷ ج: اول) اذان جمعہ ہونے کے بعد کاروبار وغیرہ میں لگے رہنا ناجائز ہونے کے ساتھ ساتھ بے برکتی کا سبب بھی ہے۔

خصوصیات جمعہ و معمولات سید المرسلینؐ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے روز ان چھ اعمال کا اہتمام کرے: "(۱) غسل کرے' (۲) مسجد جلد جائے' (۳) پیدل جائے الا یہ کہ کسی کو کوئی عذر ہے' (۴) امام کے قریب بیٹھے' (۵) خطبہ غور سے سنے' (۶) کوئی لغو کام نہ کرے تو اس کو ہر قدم کے بدلے میں ایک سال نفل روزوں کے رکھنے اور بعض ائمہ نے فرمایا کہ ایک سال قیام کرنے (نفلی نماز) کا ثواب ملے گا۔"

(روایت کیا اس کو امام ترمذی' امام ابوداؤد' امام نسائی' امام ابن ماجہ نے)

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے مرقات شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ نفلی عبادت میں فضیلت کے اعتبار سے اس سے زیادہ فضیلت کی کوئی صحیح روایت میری نظر سے نہیں گزری۔

(مرقات شرح مشکوٰۃ ص۲۳۴ ج ۲)

جمعہ کے دن درود شریف کی کثرت رکھنا' سورۂ کہف پڑھنا' صلوٰۃ التسبیح پڑھنا' اس کی بھی روایت میں بڑی فضیلت آئی ہے' اس لئے اس متبرک دن میں ان باتوں کا خاص اہتمام کرنا چاہئے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا اہتمام پنجشنبہ (جمعرات) سے کرتے تھے۔ شب جمعہ کو فرماتے تھے کہ جمعہ کی رات سفید (روشن) رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن ہے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن نماز کے لئے جانے سے پہلے اپنے ناخن اور اپنی لبیں تراشا کرتے تھے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک خاص جوڑا تھا' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن پہنا کرتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوکر تشریف لاتے تھے تو ہم اس کو تہہ کرکے رکھ دیتے تھے اور پھر وہ اگلے جمعہ ہی کو نکلتا تھا۔

(اسوۂ رسول اکرمؐ ص۳۵۷)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی پہلی رکعت میں سورۂ سجدہ اور دوسری رکعت میں سورۂ دھر پڑھا کرتے تھے۔ (ان دونوں سورتوں کو مستحب سمجھ کر کبھی کبھی پڑھا کریں اور کبھی ترک کردیں)۔ (صحیح بخاری و مسلم' معارف الحدیث' بہشتی گوہر)

فضیلت درود خاص:

حضرت ابوہریرہؓ کی ایک حدیث میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسی مرتبہ یہ درود شریف پڑھے:

"اللھم صلی علی محمد ن النبی الامی وعلی آلہ وسلم تسلیماً۔"

اس کے اسی سال کے گناہ معاف ہوں گے اور اسی سال کی عبادت کا ثواب اس کے لئے لکھا جائے گا۔

(فضائل اعمال از شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ فضائل درود شریف)

مسئلہ:

امام کے منبر پر بیٹھنے کے بعد کسی بھی شخص کا نوافل پڑھنا یا تلاوت کرنا' ذکر کرنا یا باتیں کرنا نیز چندہ کرنا کچھ بھی درست نہیں' بلکہ خاموشی کے ساتھ خطبہ غور سے سننا چاہئے۔ (شامی ص۵۵۱ ج:۱)

(ترتیب: مجلس دعوۃ الحق ہردوئی)

☆☆............☆☆

ختم نبوۃ

عیدالاضحیٰ قربانی دوچنداجروثواب کے ساتھ

الخیر ٹرسٹ (العالمی) ہر سال کی طرح امسال بھی ہزاروں مسلمان معاونین کی مدد سے اپنے ہی ہزار نادار خاندانوں کی دہلیز پر عیدالاضحیٰ قربانی کے جانور ذبح کرنے کا اہتمام رکھتا ہے

آپ بھی غور فرمائیں جہاں

ہزاروں میل دور گھر بیٹھے ٹرسٹ کے توسط سے اپنی عید قربانی کے ذریعے ایک بے سہارا و نادار خاندان کی عید کی خوشیاں دوبالا کرکے اپنے قربانی کے اجروثواب کو کئی گنا بڑھا سکتے ہیں۔

بے سروسامانی کے عالم میں پسماندہ علاقوں اور افغان مہاجر کیمپوں میں لاکھوں نادار لوگ و یتیم اپنے مسلمان بھائیوں کی عید قربانی کے گوشت و پوست (چرم) کے منتظر ہیں۔

گذشتہ کارگزاری کی روشنی میں زرمصرف

زرمصرف معہ ترسیلات

نام قربانی	دُنبہ / بکرا (اعلیٰ)	دُنبہ / بکرا (متوسط)	گائے فی حصہ	مکمل گائے
روپیہ	3500	2600	2300	16100
ریال	225	170	150	1050
ڈالر	60 $	45 $	40 $	280 $
پاؤنڈ	40	30	25	175

لہٰذا فوری رابطہ و بلاتاخیر ترسیل زر کیلئے الخیر ٹرسٹ (العالمی) اکاؤنٹ نمبرز:

"ACCOUNTS NOS" "RS" 3356-3 "USA $" 066-0 MCB-N-Nazimabad Karachi

آپ کے قریب ترین رابطے

(02)55562487 052543927	UK 07973847987 01706657491	079814497599 01924215053	(001)2482246757 (USA)	(051) 4445039 03036504730	(081) 828231 (081) 833731

واضح رہے کہ شرعی نقطہ نظر کے اعتبار سے ادارہ آپکی قربانی کا وکیل ہے لہٰذا آپکی جانب سے زرمصرف میں کمی وبیشی کا مکمل اختیار ہونا چاہیے کہ اضافی رقم بھی بے کس و کازائنی ناداروں پر صرف کی جاتی ہے۔ شکریہ

زیر سرپرستی: شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ

زیر نگرانی: محترم جناب حاجی محمد ادریس صاحب

الخیر ٹرسٹ (العالمی) بہادر چوک کراچی پاکستان پوسٹ کوڈ:75800

فون: 0300-2149708 6662444 فیکس:(09221)6658304

صحابیات کا بلند کردار

مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی

مردوں کی زندگی کے مختلف شعبوں میں خواتین کا تعاون بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے' اس کے بغیر دنیا کے بہت سے کام مکمل طریقے سے انجام نہیں دیئے جاسکتے' البتہ اس تعاون کی حدود مقرر ہیں' جن سے خواتین کو باہر نہیں نکلنا چاہئے لیکن ان حدود کے اندر رہ کر وہ زندگی کے مختلف شعبوں کو فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔ تاریخ اسلام کے مختلف ادوار میں عورتوں نے اپنی حدود اور جائز پابندیوں کا لحاظ رکھتے ہوئے زندگی کے مختلف کاموں کو بہت فائدہ پہنچایا۔ سیرت رسول علیہ السلام کے مطالعہ سے بھی اس کی بکثرت مثالیں ملتی ہیں۔

بعض مواقع پر تو ان کا کردار اس قدر بلند اور نمایاں نظر آتا ہے کہ بہت سے مرد بھی اس سلسلے میں ان کی ہمسری نہیں کرسکتے۔ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی زندگیاں اس کی مثالوں سے پُر ہیں۔ اس کے علاوہ اسلام کے پھیلانے' اس پر ثابت قدمی دکھانے' جہاد میں ضمنی کاموں کو انجام دینے اور مردوں کو نہایت دانشمندانہ مشورہ دینے میں خواتین کا پایہ بہت بلند ملتا ہے۔ اسلام پر ثابت قدمی کا یہ حال تھا کہ حضرت عمارؓ بن یاسر اور ان کے والدین کو اسلام لانے پر اس قدر ایذا دی جاتی تھی کہ اس منظر کی تاب لانا بھی مشکل تھا' لیکن ان کا خاندان اس کے باوجود اسلام پر جما رہا' اس وقت کے حالات میں ان کو کوئی مدد نہیں پہنچائی جاسکتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی جب ان کے سامنے سے گزرتے تو صرف اس قدر فرماتے ہوئے گزرتے تھے کہ: اے یاسر کے خاندان والو! صبر کرو جنت ملے گی' ان لوگوں نے واقعی صبر کیا' حضرت عمار کی والدہ کو اسلام سے پھیرنے کی کفار نے انتہائی کوشش کی اور برابر ایذا پہنچاتے رہے' لیکن انہوں نے ان کی بات نہ مانی اور تکلیف جھیلتے جھیلتے جان دے دی۔

زندگی کے ہر شعبے میں خواتین اسلام کی پختگی' دانشمندی اور بہادری کے صدہا ایسے واقعات ملتے ہیں' جن سے ایک طرف عورتوں کا پایہ نہایت بلند معلوم ہوتا ہے اور دوسری طرف آنے والی نسلوں کے لئے وہ بہتر نمونہ نظر آتا ہے۔

عہد اول میں بھی عورتوں کی خدمات بڑی قیمتی نظر آتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مطالعہ سے یہ صاف طور پر پتا چلتا ہے کہ اسلام کی تائید و نصرت میں ان کا نمایاں حصہ رہا ہے اور بعض مواقع پر تو انہوں نے نہایت پیچیدہ صورت حال کو محض اپنی فہم و دور اندیشی یا جرأت و ہمت سے حل کیا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم غار حراؔ سے واپس تشریف لاتے ہیں' آپ کے کاندھوں پر نبوت کا وہ زبردست بوجھ ہے جو ابھی کچھ دیر پہلے آپ کے اوپر رکھا گیا ہے' آپ اپنے کو اس بوجھ کے ساتھ دنیا کے زبردست انسانی کنبے میں تنہا اور اپنے شانوں کو اس بوجھ کے اٹھانے سے کمزور محسوس کررہے ہیں۔ اس حال میں آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے ہیں اور ان کے سامنے صورت حال رکھتے ہیں' وہ اطمینان دلاتی ہیں اور پوری ہمدردی کرتی ہیں' جب آپ پر وحی آتی تھی تو آپؐ پر اس کا اس قدر بوجھ پڑتا تھا کہ جاڑے کے موسم میں بھی پسینہ آجاتا تھا' جب آپؐ پر پہلی بار وحی آئی اور آپ گھر لوٹے تو آپ نے حضرت خدیجہ کو سارا واقعہ سنایا' پھر فرمایا: مجھے تو اپنی جان کا خطرہ ہوگیا تھا' وجہ یہ تھی کہ آپ

نے ایسی بات دیکھی جو اس سے قبل نہ دیکھی تھی اور نہ آپ کے خیال میں گزری تھی۔ حضرت خدیجہؓ نے آپ سے کہا کہ یہ آپ کو مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا' آپ تو رشتوں کو جوڑتے ہیں' سچی باتیں کرتے ہیں' کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں' بے زری امداد کرتے ہیں' مہمان کی ضیافت کرتے ہیں اور گردش روزگار میں مصیبت زدہ لوگوں کے کام آتے ہیں' اس کے بعد وہ آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں' تاکہ وہ آپ کے معاملے میں رائے دیں' کیونکہ ان کو سابقہ مذاہب کا اچھا علم تھا' پھر حضرت خدیجہؓ نے صرف ورقہ بن نوفل سے دریافت کرنے ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ صورت حال کا خود بھی مطالعہ کیا اور آپ کی نبوت کی حقانیت کو خود سمجھنے کا ارادہ کیا۔ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یہ جو شخص آپ کے پاس وحی لے کر آتے ہیں' وہ جب آئیں تو مجھے مطلع کیجئے گا' بہرحال جب حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے حضرت خدیجہؓ کو مطلع کیا' انہوں نے آپ کو اپنے سے مل کر بیٹھ جانے کو کہا' پھر اس سے اور زیادہ قریب ہو جانے کو کہا۔ حتیٰ کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام وہاں سے ہٹ گئے' جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بتایا کہ حضرت جبرئیل ہٹ گئے تو انہوں نے کہا کہ اب آپ اپنے پر جم جائیے اور خوش ہو جائیے کیونکہ یہ آنے والا فرشتہ ہے' کوئی بدروح نہیں ہے' چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے پیغام کے پھیلانے پر گامزن رہے اور اس سلسلے میں اپنی قوم کی مخالفت اور ہر طرح کی ایذا رسانی برداشت کرتے رہے' حضرت خدیجہؓ نہ صرف یہ کہ آپ پر سب سے پہلے ایمان لائیں' بلکہ آپ کے کام میں آپ کی پوری مدد بھی کرتی رہیں' ان کے تعاون و دلداری سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت کچھ تکلیف کم ہو جاتی تھی' جب آپ کسی مشرک سے برا اور سخت جواب یا انکار سن کر بہت زیادہ متاثر اور غمگین ہو کر گھر تشریف لاتے تو حضرت خدیجہؓ آپ کی دلداری اور آپ کے تاثر کو ہلکا کرتیں' آپ کی تائید و تصدیق کرتیں اور لوگوں کی بے رخی و بدمعاملگی کو آپ کے دل سے ہلکا کرتی تھیں۔

یہ درحقیقت بہت بڑی خدمت تھی' جس کا اعزاز اس امت مسلمہ میں کسی بھی خاتون کو حاصل نہ ہو سکا اور نہ کسی خاتون ہی کو اتنی بڑی ذمہ داری سپرد ہوئی جتنی بڑی حضرت خدیجہؓ کے سپرد ہوئی' اسی لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہؓ کو ساری عمر یاد فرماتے رہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت میں ایک بیش بہا موتیوں کے محل کی بشارت بھی دی اور حضرت جبرئیل نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت خدیجہؓ کو سلام بھی پہنچایا۔ ذرا تصور کیجئے اس اعزاز کا جو حضرت خدیجہؓ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خصوصی سلام پہنچنے پر حاصل ہوا' یہ سب کیوں ہوا؟ محض اس وجہ سے کہ حضرت خدیجہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں' یہ نہیں؟ بلکہ حضرت خدیجہؓ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس قیمتی تعاون کی وجہ سے حاصل ہوا' جو انہوں نے اسلام کے نازک ترین دور میں اللہ کے نبی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا' اسی لئے حضرت خدیجہؓ کی وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہی نہیں بلکہ اسلامی دعوت کے لئے ایک بڑا سانحہ تھی' جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت تکلیف ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخر عمر تک حضرت خدیجہؓ سے بڑا تعلق رہا' یہ تعلق بعض وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری ازواج مطہرات کو محسوس ہو جاتا تھا۔

حضرت خدیجہؓ تو تاریخ اسلام کی خاتون اول ہیں لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس زمانے کی ساری ہی خواتین نے نہایت شیفتگی اور اسلام کے ساتھ نہایت تعلق اور دین کی مدد میں نہایت سمجھداری کا ثبوت دیا ہے' اس سلسلے میں صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت ام سلمہؓ کا نہایت دانشمندانہ مشورہ کس قدر مفید ثابت ہوا' وہ یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ۶ ہجری میں مکہ کے ارادے سے اپنے اصحاب کے ساتھ روانہ ہوئے' حدیبیہ کے مقام پر جو مکہ سے تھوڑی ہی دور ہے' کفار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے نیک ارادہ (جو بقول بعض حج کا تھا) سے باز رکھنا چاہا' اس وقت مسلمانوں کی طاقت اتنی تھی کہ وہ کفار سے ٹکر لے سکتے تھے' اس لئے جب مسلمانوں نے دیکھا کہ باوجود اس کے کہ مسلمان نیک ارادے ہی سے آئے ہیں اور صرف حج کرنا چاہتے ہیں لیکن کفار ان کو زبردستی روک رہے ہیں' تو ان کو بہت ناگوار ہوا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں سے مصالحت کا ارادہ فرما لیا تھا' مسلمانوں کو مصلحت معلوم نہ تھی اس لئے ان کی غیرت وحمیت اور جوش کو زبردست دھچکا لگا وہ بے تاب ہو گئے لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہیں کر سکتے تھے' البتہ

ختم نبوۃ

ان کے ذہن اتنے متاثر ہوئے کہ تھوڑی دیر کے لئے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی بھی تعمیل کرنے سے معذور رہے‘ حتیٰ کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ قربانی کے جو جانور ساتھ لائے گئے ہیں وہ یہیں ذبح کر دیئے جائیں اور لوگ اپنے بال منڈوا کر احرام کھول دیں تو لوگ تعمیل کی طرف متوجہ نہ ہوسکے‘ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی بار فرمایا‘ جب آپ نے لوگوں کو خاموش اور جامد پایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلمہؓ کے پاس اندر تشریف لے گئے اور اس بات کا افسوس کے ساتھ ذکر فرمایا۔ اس وقت انہوں نے جو مشورہ دیا‘ اس سے ایک طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک میں اصحابؓ کی طرف سے جو شکایت تھی وہ رفع ہوگئی اور دوسری طرف آپ کے حکم کی تعمیل بھی ہوگئی‘ انہوں نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم! آپ تشریف لے جائیں اور کسی سے بات نہ کریں‘ آپ اپنے جانور کی قربانی کریں اور اپنے حجام کو بلا کر بال بنوالیں‘ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا‘ جس کو دیکھ کر سارے اصحابؓ کے ذہن اطاعت کی طرف متوجہ ہوگئے‘ اور سب نے آپ کو دیکھ کر ویسا ہی کیا‘ جیسا آپ نے کیا تھا اور اس طرح اس حکم کی تعمیل بحسن وخوبی ہوگئی‘ جس کو تھوڑی دیر پہلے لوگ نہیں کر رہے تھے۔

ازواج مطہرات باوجود اس کے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان سے قریبی اور بے تکلفی کا تعلق رکھتے تھے‘ ایسا نہ تھا کہ آپ کے احترام میں کسی طرح کی کمی دکھائیں۔ اس سلسلے میں حضرت ام حبیبہؓ کا واقعہ بڑی اچھی مثال ہے‘ جب ان کے والد ابو سفیان (جو اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے) فتح مکہ سے کچھ قبل ایک اہم ضرورت سے مدینہ منورہ آئے تو اپنی صاحبزادی ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ کے پاس بھی گئے‘ وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر موجود تھا‘ اس پر جب وہ بیٹھنے لگے تو ام المومنین نے ان کو اٹھا دیا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں سمجھا کہ تم نے اس بستر کو اس لئے اٹھا دیا ہے کہ مجھ سے فروتر سمجھا‘ یا اس لئے کہ مجھ کو اس بستر سے فروتر سمجھا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ہے اور آپ مشرک نجس آدمی ہیں‘ اس لئے مجھے پسند نہیں کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر بیٹھیں۔

اسی سے ملتا جلتا احتیاط کا ایک واقعہ وہ بھی ہے جو ریحانہ بنت عمرو بن خنانہ کے متعلق منقول ہے کہ وہ غزوۂ بنی قریظہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ملک میں آئی تھیں اور تا وصال آپ کی ملک میں رہیں‘ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے اپنی زوجیت کے شرف میں لینے کی پیشکش رکھی‘ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اپنی باندی ہی رکھیں‘ اس سے میرا اور آپ کا دونوں کا بوجھ ہلکا رہے گا‘ اسی طرح پر وہ اس عظیم ذمہ داری کا بوجھ اٹھانے سے محتاط رہیں‘ جس کے تقاضوں کو پورا کرنے سے شاید اپنے کو کمزور سمجھ رہی تھیں۔

امہات المومنین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور آپ سے تعلق انتہا درجے کا تھا‘ ہر وہ بات جس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مسرت ہوتی ہو اس کی کوشش اور جس سے آپ کو ملال ہو‘ اس سے احتیاط آخری حد تک رہا‘ واقعہ افک میں جن لوگوں نے حصہ لیا‘ ان میں حضرت حسانؓ بھی تھے ان کے الفاظ اور گفتگوؤں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بڑی دل آزاری ہوئی تھی اور وہ ان سے زخم خوردہ تھیں‘ لیکن حدیث شریف میں مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ اس کے باوجود اس بات کو ناپسند کرتی تھیں کہ ان کے سامنے حضرت حسانؓ کو برا کہا جائے اور فرماتی تھیں کہ یہ وہ ہیں جنہوں نے حسب ذیل شعر کہا:

ان ابی و والدہ و عرضی
لعرض محمد منکم وقاء

ترجمہ: میرے باپ اور دادا اور خود میری آبرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آبرو کے لئے سپر ہیں۔“

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور فدائیت میں اسلام کے دور اول کی خواتین کا حال یہ تھا کہ بنی دینار کی ایک خاتون جن کے والد‘ بھائی اور شوہر تینوں غزوۂ احد میں شہید ہوئے‘ لیکن جب ان کو تینوں کی شہادت کی اطلاع پہنچائی گئی تو انہوں نے برملا کہا: لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں؟ لوگوں نے کہا: بخیر ہیں‘ انہوں نے کہا کہ مجھے دکھاؤ‘ میں دیکھوں گی‘ لوگوں نے اشارے سے آپ کو دکھایا‘ انہوں نے دیکھ کر کہا: آپ ہیں تو ہر مصیبت ہلکی ہے‘ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

سوکنوں کی رقابت اور چشمک تو مشہور اور عام بات ہے بلکہ یہ ایسی بات ہے کہ اس سے غالباً کوئی عورت بھی محفوظ نہیں رہتی ہوگی۔ ازواج مطہرات میں بھی اس سلسلے کے کچھ ہلکے پھلکے جذبات پائے جاتے تھے۔ حضرت عائشہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ محبوب زوجہ

مطہرہ تھیں' ام المومنین حضرت زینب بنت جحشؓ کا مقابلہ زیادہ تر حضرت عائشہؓ سے چلا کرتا تھا' حضرت ام المومنین عائشہؓ نے اپنی حدیث افک میں اس کا ذکر فرمایا ہے لیکن ذکر اس ضمن میں فرمایا ہے کہ جب ان کے متعلق متعدد آدمیوں نے بے تحقیق باتیں کیں' تو حضرت زینبؓ کے لئے بڑا موقع تھا کہ اس سے فائدہ اٹھاتیں لیکن انہوں نے اس اہم اور نازک موقع پر بھی ام المومنین حضرت عائشہؓ کے متعلق سوائے کلمہ خیر کے کچھ اور نہ کہا۔ حالانکہ دونوں میں چشمک چلا کرتی تھی' درحقیقت یہ وہ کسوٹی ہے جس پر بڑے بڑے متقی پورے نہیں اتر سکتے' لیکن امہات المومنین کا مقام ہی بہت بلند ہے' خواتین اسلام کی خوبیاں ان کی ذاتی اور گھریلو صفات ہی پر منحصر نہ تھیں بلکہ اس کے باہر بھی ہم کو ان کے کارنامے ملتے ہیں' بہادری' غمگساری اور بہت سی نیک خصوصیات میں یہ خواتین اپنی مثال آپ تھیں۔

غزوۂ بنی قریظہ میں حضرت رفیدہ زخمیوں کی مرہم پٹی اور تیمارداری کرتی تھیں' ان کا خیمہ مسجد نبوی میں لگا ہوا تھا' جب کوئی صحابی گھائل ہوتے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ ان کو رفیدہ کے خیمے میں لے جاؤ۔

بہادری کا یہ حال تھا کہ غزوۂ خندق کے موقع پر جب کہ سارے مسلمان خندق کے سامنے مجتمع تھے اور شہر کے محلے مسلمانوں سے خالی تھے' عورتیں مردوں سے دور تھیں' شہر کے یہودیوں کی مکاری اور فریب کھل چکا تھا' ایسے موقع پر اس حویلی کے قریب جس میں مستورات مقیم تھیں' ایک یہودی بری نیت سے آتا ہوا نظر آیا' اس کو دیکھ کر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے ایک صحابی سے جو اسی حویلی میں موجود تھے اور بعض کمزوریوں کے باعث میدان جنگ میں نہیں گئے تھے' کہا کہ اس کو بڑھ کر ماریں' انہوں نے معذرت کی تو آپ بذات خود تشریف لے گئیں اور ایک ستون اٹھا کر اس کے سر پر مارا' جس کی تاب نہ لاکر وہ وہیں ختم ہو گیا' اس طرح انہوں نے باوجود عورت ہونے کے دشمن مردوں پر رعب بٹھا دیا۔

بہرحال یہ اور اس طرح کے بے شمار واقعات ہیں' جن سے تاریخ و سیرت کی کتابیں بھری پڑی ہیں' اگر آج کل کی خواتین ان واقعات کو اپنی زندگی کا نمونہ بنائیں تو وہ اسلام اور اپنے اسلامی معاشرے کی بیش بہا خدمت انجام دے سکتی ہیں' جس کی بڑی ضرورت ہے۔

☆☆.........☆☆

مساجد کے لئے خاص رعایت
جبار کارپٹس
پتہ: این آر ایونیو
نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری' ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
ڈیلرز:
مون لائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

ختم نبوۃ

دینی شعور کی بیداری کی ضرورت و اہمیت

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

☆......ایمان کی پختگی اور دین کے لئے سرگرمی اور جوش عمل اس وقت کارآمد ہوگی جب اس کے شرائط بھی پوری ہوں اور افراد میں وہ اوصاف بھی پائے جائیں جن کی بنا پر وہ نصرت خداوندی کے مستحق ہوں اور مشکلات پر قابو پانے اور دشمنوں پر غالب آنے کے سزاوار ہوں' وہ بنیادی شرائط یہ ہیں: عقیدہ کی تصحیح' صرف خدائے واحد کی عبادت' اور ہر قسم کے شرک اور غلط عقائد سے مبرا ہونا' جاہلیت کی رسوم اور غیر اسلامی شعائر' نفاق' عمل اور عقیدہ میں دورخی' قول و عمل کے درمیان تضاد اور گزشتہ اقوام کی روش سے اجتناب' جو اپنی بداعمالیوں کی پاداش میں اللہ کے عذاب اور بے تعلقی کی مستحق قرار دی گئیں' نیز موجودہ اقوام کی روش سے پرہیز جو اللہ کو بھول گئیں تو اللہ نے ان کو خود فراموش کر دیا اور جو دنیا کو تباہی اور ہلاکت کے راستہ پر چلا رہی ہیں۔

اسی کے ساتھ ساتھ دینی شعور کو صحیح راستے پر لگانا اور اس شعور کی پرورش کرنا بھی ضروری ہے' جس سے وہ مسائل و حقائق کو اچھی طرح سمجھ سکیں' دوست و دشمن میں تمیز کر سکیں اور نت نئے انداز کی تحریکوں کے دھوکہ میں نہ آئیں تاکہ ہماری اگلی زندگی میں وہ المیے دوبارہ نہ پیش آئیں جو قومی نعرہ بازیوں اور جاہلیت کی تحریکوں کا شکار ہونے کے سبب پیش آئے یا جو لسانی تعصب اور رسم و رواج کی پابندی کی وجہ سے نیز چالاک و ناپاک قیادتوں اور بیرونی سازشوں کے سبب مسلم عوام کی تباہی کا سبب بنے' اور دینی شعور اور فراست ایمانی کی کمی کی وجہ سے مسلم عوام اپنی سادہ لوحی میں ان کا شکار ہو گئے۔

☆......مذہبی حقائق اور دینی تصورات کو تحریف اور عصر حاضر کے مغربی تصورات سے محفوظ رکھنا' سیاسیات و اقتصادیات کی اصطلاحوں کو دینی مقاصد کے بیان کرنے کے لئے استعمال کرنے سے باز رکھنا چاہئے اور دین کو خالص سیاسی نظریہ کے طور پر پیش کرنے اور عصر حاضر کے فلسفیانہ اصول سے اسلامی اصول کو مطابق کرنے کی مبالغہ آمیز کوشش کے نقصانات سے باخبر رہنا بھی ضروری ہے کیونکہ دینی حقائق اسلام کے بنیادی اور ہمیشہ یکساں قائم رہنے والے اصول ہیں' وہ اپنی جگہ پر مستقل بالذات ہیں اور وہ خود اپنے معیار ہیں' ان معیاروں کو کسی دوسری کسوٹی پر جانچنے کی ضرورت نہیں ہے' اس کو ناپنے کے لئے خود اس کا گز ہے' انبیاء کرام کی دعوت کا موضوع یہی اصول تھے' اور اسی کے لئے انہوں نے جہاد کیا اور اسی کے لئے انہوں نے سعی و جدوجہد کی اور انہی پیمانوں پر آسمانی کتابیں نازل ہوئیں۔

اسی طرح ان باتوں سے پرہیز بھی ضروری ہے جو اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان تعلق کو کمزور کرے' آخرت پر ایمان کی اہمیت کو گھٹائے اور مومن کے دل سے احکام خداوندی پر عمل کرنے کے جذبہ کو' اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے شوق کو' اللہ سے تقرب کی تمنا کو اور اس کی رضا کے لئے اور اس کے ثواب کی امید میں کاوش کرنے کو بے اہمیت قرار دے کیونکہ یہ باتیں اگر پیدا ہوئیں تو امت کا تشخص اور اس کی انفرادیت مجروح ہوگی اور عنداللہ ایسے لوگوں کا کوئی وزن نہیں رہے گا' اسی طرح بت پرستی کے عقیدوں' صریح شرک اور جاہلی عقیدہ و رواج کی برائیاں بھی ذہن نشین ہونا چاہئیں اور صرف دستور و نظام پر تنقید اور غیر اسلامی حکومتوں کی زبانی مخالفت کو کافی سمجھنا دین کے قدیم ساوی اسلوب سے روگردانی اور جدید سیاسی اسلوب کی پیروی ہے۔

☆......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی' جذباتی اور قلبی تعلق کی پختگی اور آپ کی ذات گرامی سے گہری محبت جو اپنی ذات' اہل و عیال اور آل و اولاد سے زیادہ ہو' جیسا کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس حیثیت سے ایمان کہ آپ خاتم الرسل' مولائے کل اور ہادی سبل ہیں اور آپ سے تعلق خاطر دین کی بنیاد ہے' لہٰذا ان عوامل سے بچنا ضروری ہے جو اس محبت کے سرچشمہ کو خشک کرنے کا سبب بنیں یا کم از کم ان کو کمزور کریں' جذبات و احساسات میں سرد مہری پیدا کریں اور اس کے نتیجہ میں سنت پر عمل میں کوتاہی پیدا ہو' بے باکی اور دریدہ دہنی پیدا

باقی صفحہ 17 پر

حضرت امام ابو حنیفہؒ

مولانا نعمت اللہ

یوں تو تمام انسانوں میں سب سے بلند و ارفع مقام انبیاءؑ علیہم السلام کا ہے اور انبیاءؑ علیہم السلام میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ سب انبیاءؑ علیہم السلام سے بلند ہے' پھر انبیاءؑ کے بعد کا درجہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ہے۔

آج یہ بندۂ ناچیز جس شخصیت کے بارے میں قلم اٹھا رہا ہے وہ کسی تعارف کی محتاج نہیں جو کہ باتفاق اہل نقل تابعی ہے' گویا کہ اس کو یہ شرف حاصل ہو چکا ہے:

"طوبی لمن رانی ولمن رای من رانی"

ترجمہ: "خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس نے مجھے دیکھا اور اس کو دیکھا جس نے مجھے دیکھا۔"

اور یہ وہ شخصیت ہے جس نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی ہے اور جس کے بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام لوگ فقہ میں اس کی عیال ہیں۔

میرے خیال میں تو آپ کے ذہن میں یہ شخصیت آ چکی ہوگی' میری مراد وہ شخصیت ہے جس کو لوگ امام اعظم' امام الائمہ اور ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے پہچانتے ہیں۔ آج ان کے بارے میں سلف صالحین کے اقوال ذکر کئے جاتے ہیں کہ وہ کتنے بلند درجے کے انسان تھے۔

۱: امام مسعر بن کدام فرماتے ہیں:

"مجھے کوفے کے دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں آتا' ایک امام ابو حنیفہؒ اور ان کی فقہ پر اور دوسرے حسن بن صالح اور ان کے زہد پر۔"

(تاریخ بغداد ص:۳۳۸ ج ۱۳)

۲: نیز فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ امام صاحب پر رحمت فرمائے' وہ بڑے فقیہ عالم تھے۔"

(مناقب ذہبی ص:۱۸)

۳: امام مسعر رحمہ اللہ علیہ آگے فرماتے ہیں:

"ہم نے ابوحنیفہؒ کے ساتھ علم حدیث حاصل کرنا شروع کیا تو وہ ہم پر غالب آ گئے' ہم زہد میں مشغول ہوئے تو وہ ہم سے آگے نکل گئے ہم نے ان کے ساتھ علم فقہ حاصل کرنا شروع کیا تو اس میں انہوں نے وہ کارنامہ سرانجام دیا جو تم دیکھ ہی رہے ہو۔" (مناقب ذہبی ص:۲۷)

۴: امام عبدالعزیز بن ابی داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"جو شخص امام ابو حنیفہؒ سے محبت رکھے وہ اہل سنت ہے اور جو ان سے بغض رکھے وہ بدعتی ہے۔"

ایک اور روایت میں آتا ہے:

"ہمارے پاس تو لوگوں کو جانچنے کے لئے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ہیں' جو ان سے محبت اور دوستی رکھے وہ اہل سنت میں ہے اور جو ان سے بغض رکھے ہمیں معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ بدعتی ہے۔" (الخیرات الحسان ص:۳۲)

۵: امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ جو کہ آپ کے شاگردوں میں سے ہیں' فرماتے ہیں:

"لوگ جب حضرت امام ابو حنیفہؒ کا ذکر برائی سے کرتے ہیں تو مجھے بہت صدمہ ہوتا ہے اور مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ ان پر اللہ کا غضب ٹوٹ پڑے گا۔"

(مناقب ذہبی ص:۳۲)

ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں:

"اگر اللہ تعالیٰ امام ابو حنیفہؒ اور سفیان ثوریؒ کے ذریعے میری دستگیری نہ فرماتے تو میں بدعتی ہوتا۔"

(مناقب ذہبی ص:۱۸)

امام عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں:

"میں ناقل حدیث ہوں' سفیان ثوریؒ علماء کے امیر المومنین ہیں' عبداللہ بن مبارک حدیث کے صراف ہیں' سفیان بن عیینہ امیر العلماء ہیں' شعبہ حدیث کی کسوٹی ہیں' یحییٰ بن سعید القطان قاضی العلماء ہیں اور ابوحنیفہؒ علماء کے قاضی القضاۃ

ہیں۔ جو شخص تم میں سے اس کے علاوہ کچھ اور کہے اس کو ہو علیم کے کوڑے کے ڈھیر پر پھینک دو۔" (مناقب موفق ص:۲۵ ج ۲)

۷: امام یحییٰ بن سعد القطان فرماتے ہیں:

"ہم اللہ کے سامنے جھوٹ نہیں بولتے' یعنی خدا گواہ ہے کہ ہم نے ابوحنیفہ سے اچھی رائے کسی کی نہیں سنی اور ہم نے اکثر ان ہی کے اقوال کو لیا ہے۔"

(تاریخ بغداد ص:۳۴۵ ج ۱۳)

۸: امام شافعی رحمہ اللہ آپ کے مناقب میں فرماتے ہیں: "لوگ فقہ میں آپ کے عیال ہیں۔"

دوسری جگہ ارشاد ہے:

جو لوگ فقہ میں تبحر حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ امام صاحب کے محتاج ہیں اور امام ابوحنیفہ فقہ کے لئے موفق تھے جو شخص فقہ میں معرفت حاصل کرنا چاہے وہ امام صاحب کے اصحاب کو لازم پکڑے' لوگ علم کلام میں امام ابوحنیفہ کے خوشہ چین ہیں۔"

"اور امام شافعی نے ایک دن ابو حنیفہ کی قبر کے قریب صبح کی نماز پڑھی تو اس میں قنوت نہیں پڑھی' وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا کہ اس صاحب قبر کا ادب مانع ہوا۔"

(الخیرات ص:۶۳)

۹: مشہور اہل حدیث عالم مولانا حافظ محمد عبدالمنان وزیر آبادی لکھتے ہیں:

"جو شخص ائمہ دین اور خصوصاً امام ابو حنیفہ کی بے ادبی کرتا ہے' اس کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا۔" (تاریخ اہل حدیث ص:۴۲۰)

۱۰: امام حفص بن غیاث فرماتے ہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہ کا کلام بال سے زیادہ باریک ہے اور اس میں عیب چینی صرف جاہل ہی کر سکتا ہے۔

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں توصیفی کلمات جو کہ ہزاروں کی تعداد میں کتابوں میں موجود ہیں' ان میں سے میں نے صرف چند ایک پر اکتفا کیا ہے' ان سے ہر منصف اندازہ کر سکتا ہے کہ حضرت امام زہد و ورع' خوف و خشیت' علم و فضل' دیانت و تقویٰ' عقل و دانش اور دیگر اوصاف خیر میں اپنے دور میں بھی' جو کہ خیر القرون کا دور تھا' فائق الاقران تھے' بعد کی امت فقہ میں انہی کی خوشہ چین ہے' یہی راز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نصف سے زائد امت کو ان کی اقتداء پر جمع کیا' اس کے باوجود جو لوگ ایسے مقبول بارگاہ الٰہی سے سوئے ظن رکھتے ہیں' ان کی حالت پر حسرت و افسوس کے سوا اور کیا کیا جا سکتا ہے۔

☆☆..........☆☆

HB ®
TRUSTABLE MARK
Hameed ®
BROS JEWELLERS
3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503
حمید برادرز جیولرز
3 موہن ٹیرس' نزد جلال دین' شاہراہ عراق' صدر کراچی

انمول موتی

مولانا محمد اسماعیل عارفی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سچی محبت کی تین علامات ہیں: (۱) اپنے محبوب کے کلام کو دوسرے کلاموں پر ترجیح دے (۲) اپنے محبوب کی مجلس وصحبت کو دوسروں کی مجلس پر ترجیح دے (۳) اپنے محبوب کی رضا کو دوسروں کی رضا پر ترجیح دے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں تو اسے تین چیزیں عطا فرماتے ہیں: (۱) شکر کرنے والا دل (۲) ذکر کرنے والی زبان (۳) مصیبت میں صبر کرنے والا بدن۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (۱) محبت الٰہی معرفت کی بنیاد ہے' (۲) پاکدامنی یقین کی علامت ہے' (۳) ایمان (باللہ) کی جز خوف خدا تقدیر خداوندی پر راضی رہنا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرئیل نے مجھ سے کہا: لوگوں سے فرمادیں: (۱) جتنا چاہیں جی لیں آخرکار مرنا ہے' (۲) جس سے چاہیں محبت کریں آخرکار اس سے جدا ہونا ہے' (۳) جو چاہیں عمل کرلیں آخرکار اس کا بدلہ دیا جائے گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (۱) جو شخص گناہ کے اندھیروں سے نکل کر اطاعت کی عزت میں آ گیا' اللہ تعالیٰ اس کو بغیر مال کے غنا عطا فرمائیں گے' (۲) بغیر لشکر کے غلبہ عطا فرمائیں گے' (۳) بغیر عہدہ ومنصب کے عزت عطا فرمائیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین چیزیں نجات دینے والی ہیں: (۱) خلوت وجلوت میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنا' (۲) تنگی وفراخی میں میانہ روی اختیار کرنا' (۳) غصہ ورضا (دونوں حالتوں) میں انصاف سے کام لینا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں: (۱) شدید بخل (مال کا وہ حرص) جو صدقات واجبہ کی ادائیگی سے بھی مانع ہو' (۲) خواہش نفس کی اتباع' (۳) خود پسندی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں درجات کی بلندی ہیں: (۱) سلام کا پھیلانا' (۲) کھانا کھلانا (فقراء ومساکین پر خرچ کرنا)' (۳) رات کو نماز پڑھنا جب ساری دنیا میٹھی نیند سو رہی ہوتی ہے (مگر پروردگار عالم جاگ رہا ہوتا ہے: "لاتاخذہ سنۃ ولا نوم")۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزیں گناہوں کا کفارہ ہیں: (۱) سردی کے باوجود مکمل وضو کرنا (آداب وسنن ومستحبات کی رعایت رکھنا)' (۲) جماعت کے ساتھ ادائیگی نماز کے لئے قدم اٹھانا' (۳) ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ تین چیزیں تین چیزوں کے ذریعے حاصل نہیں ہوسکتیں: (۱) غنا امیدوں وخواہشات کے ساتھ' (۲) شباب (جوانی) خضاب سے حاصل نہیں ہوسکتی' (۳) صحت دوا سے حاصل نہیں ہوسکتی (شفا کے لئے موثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے' دوا کا اختیار کرنا تدبیر وسبب کے درجہ میں ہے' بسااوقات کثیر علاج معالجہ کے باوجود صحت ہاتھ نہیں آتی)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: (۱) حسن اخلاق آدھی دانشمندی ہے' (۲) حسن سوال نصف علم ہے' (۳) حسن تدبیر نصف معیشت ہے (آدھا روزگار خرچ میں میانہ روی وتدبر سے کام لینا ہے)۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: (۱) جس نے دنیا کو ترک کردیا' اللہ جل مجدہ اس سے محبت کرتے ہیں' (۲) جس نے گناہوں کو چھوڑا' فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں' (۳) جس نے لوگوں سے طمع وامید ختم کردی' لوگ اس سے محبت کریں گے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: (۱) اگر تم دنیا میں نعمت چاہتے ہو تو "اسلام" کافی ہے' (۲) اگر تم مصروفیت چاہتے ہو تو "اللہ کی اطاعت" کافی ہے' (۳) اگر تم عبرت ونصیحت چاہتے ہو تو اس کے لئے موت کافی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: تین

چیزیں حافظہ کو تیز کرتی ہیں اور بلغم کو ختم کرتی ہیں: (۱) روزہ رکھنا' (۲) مسواک کرنا' (۳) قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ: (۱) تم فرائض کو ادا کرتے رہو' سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے' (۲) معصیت اور حرام سے اجتناب کرتے رہو' سب سے زیادہ زاہد بن جاؤ گے' (۳) اللہ کی تقسیم رزق پر راضی رہو' سب سے زیادہ مالدار بن جاؤ گے۔

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا ارشاد ہے کہ زہد تین حرف ہیں: ''ز'' ''ہ'' ''د''۔ ''ز'' سے مراد ہے ''زادللمعاد'' (توشہ آخرت) ''ہ'' سے مراد ہے ''ہدی للدین'' دین کی ہدایت' ''د'' سے مراد ''دوام علی الطاعۃ'' اطاعت پر ہمیشگی و استقامت۔

حضرت ابراہیم نخعیؒ کا ارشاد ہے: تم سے پہلی اقوام تین وجہ سے ہلاک ہوئیں: (۱) زیادہ کھانا' (۲) زیادہ سونا' (۳) زیادہ باتیں کرنا (اس لئے صوفیاء کرام اصلاح نفس کے لئے قلت کلام' قلت منام' قلت طعام' قلت اختلاط مع الانام کا مجاہدہ تجویز کرتے ہیں' یہ وصول الی اللہ کا پہلا نصاب ہے)۔

حضرت حاتم اصمؒ کا ارشاد ہے: ہر صبح شیطان مجھ سے کہتا ہے: (۱) کیا کھائے گا؟ (۲) کیا پیئے گا؟ (۳) کہاں رہے گا؟ میں اس سے کہتا ہوں: (۱) موت کھاؤں گا' (۲) کفن پہنوں گا' (۳) قبر میں رہ لوں گا۔

حضرت کعب الاحبارؓ کا ارشاد ہے: تین جگہیں مومن کے لئے قلعہ ہیں (گناہوں سے بچاؤ کا ذریعہ ہیں): (۱) مسجد قلعہ ہے' (۲) اللہ کا ذکر قلعہ ہے' (۳) قرآن کریم کا پڑھنا قلعہ ہے۔

بعض حکماء کا ارشاد ہے: (۱) جس نے محض عقل کی پیروی کی' گمراہ ہوا' (۲) جس نے مال سے مالدار بننا چاہا' ناکام ہوا' (۳) جس نے مخلوق سے عزت چاہی' ذلیل ہوا۔

بعض حکماء کا ارشاد ہے کہ: تین چیزیں اللہ کے خزانے میں ایسی ہیں جو کسی کو عطا نہیں کرتا مگر اسے جس سے محبت فرماتا ہے: (۱) فقر (بشرطیکہ فقر باعث کفر نہ بن جائے)' (۲) مرض (بشرطیکہ حرف شکایت زبان پر نہ آئے) (۳) صبر۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رازیؒ کا ارشاد ہے: (۱) خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس نے دنیا کو چھوڑ دیا قبل اس کے کہ دنیا اسے چھوڑ دے' (۲) اپنی قبر کو بہتر بنالیا قبل اس کے کہ اس میں داخل ہو' (۳) اپنے رب کو راضی کرلیا قبل اس کے کہ اس سے سامنا ہو۔

حضرت وہب بن منبہؒ کا ارشاد ہے: (۱) لالچی آدمی فقیر رہے گا خواہ ساری دنیا کا بادشاہ بن جائے' (۲) فرمانبردار شخص سردار رہے گا خواہ غلام ہی کیوں نہ رہے' (۳) قناعت کرنے والا غنی رہے گا خواہ بھوکا ہی کیوں نہ سوئے۔

بعض حکماء کا ارشاد ہے کہ: تین چیزیں فراست و بصیرت کو بڑھانے والی ہیں: (۱) اللہ کا ذکر' (۲) اولیاء کی مجلس' (۳) حکماء کا کلام۔

حضرت مالک بن دینارؒ کا ارشاد ہے: تین چیزوں کا علاج تین سے کرو: (۱) کبر کا تواضع سے' (۲) حرص و ہوس کا قناعت سے' (۳) حسد و غضب کا نصیحت و خیرخواہی سے۔

☆☆............☆☆

بقیہ: ذہنی شعور

ہو' مزاج و افتاد ایسے رخ پر پڑ جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سرمایۂ فخر باور کرنے اور آپ کی سیرت پڑھنے اور سمجھنے کا شوق کم ہو اور آپ کی محبت کو ابھارنے اور اس کو غذا دینے کے ذرائع سے روگردانی مذاق عام بن جائے' ہمارے موضوع کے اس پہلو پر ہر ایک کو توجہ کرنے کی ضرورت ہے' اور خاص طور پر عرب بھائیوں کو اس کی زیادہ فکر کرنا چاہئے کیونکہ عرب قومیت کی تحریکوں اور ماضی قریب کے حوادث نے ان کو اس سرچشمہ سے دور کرنے کی کوشش کی ہے جو ان کا سرمایۂ حیات ہے اور جس کے وہ زیادہ حق دار اور زیادہ ضرورت مند ہیں کیونکہ بعثت محمدیہؐ سے یہی سرزمین مشرف ہوئی اور قرآن کریم ان کی زبان میں نازل ہوا' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کی زبان میں گفتگو فرمائی۔

☆...... تعلیم یافتہ طبقہ میں اور اس طبقہ میں اسلام پر اعتماد کی بحالی جن کے ہاتھوں میں تعلیم و تربیت اور ذرائع ابلاغ کی باگ ڈور ہے' اسلام پر اعتماد کی بحالی کا مطلب یہ ہے کہ انہیں اس بات کا یقین ہو کہ اسلام کے اندر صرف زمانہ کو ساتھ لے کر چلنے اور تعمیر و ترقی کے میدان میں ہر ایک سے آگے بڑھنے کی صلاحیت (ہی نہیں) ہے بلکہ وہ پوری انسانی آبادی کی قیادت بھی کرسکتا ہے اور وہی زندگی کی کشتی کو ماہرانہ صلاحیت سے رکھ کر سلامتی و خوشحالی کے کنارے تک پہنچا سکتا ہے' اور انسانی آبادی کو ہلاکت اور خودکشی کی راہ سے نکال سکتا ہے' جس میں مغرب کی بوڑھی اور اندھی قیادت نے اس کو ڈال دیا ہے' اور وہ سمجھ سکیں کہ وہ ایسی بیٹری نہیں ہے جو ڈسچارج ہوچکی ہے' یا وہ دیا نہیں ہے جس کا تیل خشک ہوچکا ہو اور جس کی بتی جل چکی ہو' بلکہ وہ ایک عالمی و سرمدی پیغام ہے اور سفینۂ نوح کی طرح تنہا سفینۂ نجات ہے' جس پر سوار ہونے والے ہی غرق ہونے سے نجات پاسکتے ہیں۔

ختم نبوۃ

فضول خرچی اور اس کا علاج

حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ

فضول خرچی کی مذمت میں آیات قرآنیہ:

"(اور حلال چیزوں کو) خوب کھاؤ پیو اور حد (شرعی) سے مت نکلو' بے شک اللہ تعالیٰ حد سے نکل جانے والوں کو پسند نہیں کرتے۔" (الانعام:۱۴۱)

"بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔" (بنی اسرائیل:۲۷)

"اور جب وہ خرچ کرنے لگتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان کا خرچ کرنا اس کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔" (الفرقان:۶۷)

فضول خرچی کی مذمت میں احادیث مبارکہ:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ لایعنی کام چھوڑ دے۔"

لایعنی امور میں فضول خرچی بھی شامل ہے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن کسی آدمی کے قدم حساب کے موقع سے نہیں ہٹیں گے' جب تک اس سے پانچ چیزوں کا سوال نہ ہو چکے گا (اور ان پانچ میں سے دو یہ ہیں کہ) اس کے مال کے متعلق سوال ہوگا کہ کہاں سے کمایا؟ اور کہاں خرچ کیا؟ (رواہ الترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ)

فضول خرچی کی حقیقت:

حقیقت میں فضول خرچی یعنی اسراف کہتے ہیں حد سے گزر جانے کو' جس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ خرچ میں انسان حد سے گزر جائے' بلا ضرورت کسی چیز کو خریدنا یا خرچ کرنا اسراف ہے اور اس کی حقیقت تجاوز عن الحد ہے۔ (الاسراف ص ۵' دعوات عبدیت ص ۱۲۴' ملفوظات وکمالات اشرفیہ)

ضرورت کی تعریف:

ضرورت کی تعریف کم لوگ ہی سمجھتے ہیں' اکثر غیر ضروری کاموں کو بھی ضروری سمجھا جاتا ہے' ضروری وہ کام ہے جو نہ کرنے سے ضرر ہو۔ (معرفت البیہ ص:۱۴۶)

ضرورت کی دو قسمیں:

واقعی ضرورت وہ ہے جس کے بغیر دینی یا دنیوی کام رک جائے یا اس میں سخت دقت اور پریشانی ہو' یہ تو اپنی حیثیت اور استطاعت کے مطابق مباح ہے' اور بعض صورتوں میں ضروری بھی ہے' مگر اس کی تو انتہا ہو سکتی ہے۔

فرضی ضرورت جس کا دوسرا نام "حرص" ہے' اس کی کوئی انتہا نہیں' اس کو کرنے کے لئے دنیا میں جو بھی قیمت لی جائے گی' متناہی ہوگی' پھر متناہی لامتناہی کے کیسے برابر ہو سکتی ہے؟ مطلب یہ ہے کہ کبھی پوری نہیں ہو سکتی' تو یہ اسراف ہے ہی' اور وبال اخروی تو آخرت میں ہوگا مگر دنیا میں بھی یہ نتیجہ دیکھ لیجئے کہ خاندان کے خاندان اس کی بدولت تباہ ہو گئے۔ (وعظ میر ٹھ ص ۱۸ بحوالہ شریعت وطریقت ص ۱۹۹)

اسراف سے دین اور دنیا تباہ ہوتے ہیں:

اسراف سے دنیا اور دین دونوں تباہ ہوتے ہیں کیونکہ اول تو اسراف سے خدا تعالیٰ نے منع فرمایا ہے' تو وہ گناہ ہوا اور گناہ سے دین خراب ہونا ظاہر ہے۔ دوسرے اسراف سے پریشانی بہت زیادہ لاحق ہوتی ہے اور پریشانی سے دین کا بہت ضرر ہوتا ہے' بعض دفعہ اس سے کفر تک کی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ (الاسراف ص:۵)

اسراف بخل سے بھی زیادہ برا ہے:

شریعت نے بخل کو اس لئے جرم قرار دیا کہ اس

ختم نبوة

ے کسی کو نفع نہیں پہنچتا اور ''مسرف'' سے لوگوں کو نقصان بہت پہنچتا ہے' مثلاً یہ لوگوں سے قرض لے گا' دوسروں کی امانتیں خرچ کرے گا' کسی کی چیز مانگ کر بازار میں رہن رکھے گا اور روپیہ اپنے خرچ میں لگائے گا۔ (الاسراف ص:۳۸)

اسراف میں دین کو چھوڑنے تک کا خطرہ ہے:

بخل میں یہ احتمال نہیں کہ وہ شخص اپنے دین کو چھوڑ دے اور اسراف میں یہ اثر ہم کو معلوم ہوا ہے۔ (الاسراف ص ۳۸)

''کاد الفقران یکون کفواً'' یعنی ممکن ہے کہ مفلسی سے خدانخواستہ کفر تک نوبت نہ پہنچ جائے' کیونکہ فضول خرچ انسان کے ہاتھ اگر قارون کا خزانہ بھی لگ جائے تو وہ اسے بھی چند روز میں خرچ کرکے مفلس بن جائے گا۔

آدمی کو وسعت سے زیادہ خرچ نہیں کرنا چاہئے:

ایک شخص قیمتی کپڑا نمائش کی نیت سے نہیں خریدتا' تو گنجائش والے کے لئے جائز ہے لیکن عسیر الحال (تنگ دست) کے لئے ناجائز اور اسراف میں داخل ہے۔ (الاسراف ص ۷۱)

پس آدمی وسعت سے زیادہ کیوں بناوٹ کرے؟ بس مسلمانوں کا تو یہ حال ہونا چاہئے:

واستغن ما اغناک ربک بالغنی
واذا لقیک خصاصة فتحمل

پس جس حیثیت سے خدا رکھے اس پر رہنا چاہئے' اگر وسعت ہو تو عمدہ کھانے پینے کا بھی کوئی مضائقہ نہیں اور اگر تنگی ہو تو اسی کے موافق گزر کرنا چاہئے' تو یہ بھی حدود شرعیہ میں ہے' جو ان سے تجاوز ہوگا' وہ اسراف ہو جائے گا۔ (الاسراف ص ۴۷)

اپنی حیثیت سے زیادہ مباحات میں خرچ کرنا جائز نہیں:

اسراف میں وہ خرچ بھی آ گیا جو بلاضرورت' استطاعت سے زیادہ' مباحات یا طاعات غیر ضروریہ میں خرچ کرنا ہے' جس کا انجام بے صبری و بدنیتی ہو' کیونکہ یہ امور معصیت ہیں' اور مفضی الی المعصیت' پس وہ انفاق فی المعصیت ہوا۔ (بیان القرآن ج ۲ ص ۱۷۲)

اسراف کے چند مواقع:

اس کی پوری تفصیل تو ''اصلاح الرسوم'' کے مطالعہ سے ہی معلوم ہوگی' البتہ بطور نمونہ چند مواقع عرض کرتا ہوں:

☆......شادی غمی (مرگ وغیرہ) کی رسموں میں نام کے لئے خرچ کرنا۔

☆......نفس کو خوش کرنے کے لئے ضرورت سے زیادہ کپڑے یا مکان کی تعمیر یا سجاوٹ یا سواری یا بچوں کے کھیل کود کھلونوں میں خرچ کرنا۔

☆......شب برأت اور رمضان المبارک میں ختم القرآن پاک کے موقع پر ضرورت سے زیادہ روشنی (چراغاں) اور آتش بازی پر خرچ کرنا۔

☆......ریا اور تفاخر کی نیت سے ختنہ' عقیقہ' منگنی وغیرہ کے موقعوں پر خرچ کرنا۔

فضول رقم خرچ کرنا:

جلسہ جلوس کے موقعوں پر بلاضرورت زیادہ رقم خرچ کرنا' فضول خرچ کاموں میں بھلائی نہیں۔

حضرت مولانا فضل رحمٰن صاحب گنج مراد آبادیؒ پر کسی صاحب نے اعتراض کیا: لا خیر فی الاسراف یعنی فضول خرچی میں خیر نہیں' اس پر برجستہ فرمایا: لا اسراف فی الخیر یعنی خیر میں اسراف نہیں۔ (معارف گنج مراد آبادی خیر الافادات ص ۱۱۴)

اسراف کا علاج:

خرچ کرنے سے قبل دو امر کا التزام کرلیں' ایک یہ کہ پہلے سوچا کریں کہ اگر اس جگہ خرچ نہ کروں تو آیا کچھ ضرر ہے یا نہیں؟ اگر ضرر نہ ہو تو اس کو ترک کر دیں اور اگر ضرر معلوم ہوتا ہو تو پھر کسی منتظم سے مشورہ کریں کہ یہ خرچ خلاف مصلحت اور نامناسب تو نہیں؟ وہ جو بتائے اس پر عمل کریں۔

(واضح ہو کہ) ضرر سے مراد ضرر واقعی اور حقیقی ہے جس کا معیار شریعت ہے' وہمی اور خیالی ضرر مراد نہیں۔ اہل اللہ کا مذہب رکھیں' رسم و رواج کے ذرا بھی مقید نہ ہوں۔ (انفاس عیسیٰ ص:۱۴۸)

خرچ گھٹائیں تاکہ زیادہ آمدنی کی فکر نہ ہو۔ (تعلیم الدین ص ۴۲)

بقول حضرت سفیان ثوریؒ اس زمانے میں مال مؤمن کی ڈھال ہے' پس اگر کسی شخص کے پاس روپے پیسہ ہو تو اس کی درستگی کرتا رہے یعنی اس کو بڑھاتا رہے ورنہ کم از کم اس کو برباد نہ کرے کیونکہ یہ ایسا زمانہ ہے کہ اگر کوئی اس میں محتاج ہو جاتا ہے تو پہلے اپنے دین پر ہی ہاتھ صاف کرتا ہے۔

پھر فرمایا کہ حلال مال فضول خرچی کو برداشت نہیں کرتا' یعنی وہ اتنا نہیں ہوتا کہ اس کو بے موقع اڑایا جائے اور پھر بھی ختم نہ ہو۔ (حیوة المسلمین ص ۱۶۴ شرح السنة)

☆☆..............☆☆

جو بیچتے تھے دوائے دل

قلب و روح کا مرہم

آج کل انسانیت کا تو بس نام ہی رہ گیا ہے۔ فرد تو فرد بلکہ پوری کی پوری قومیں مصیبت کا شکار ہیں۔ طاقتور کمزور کو دبانا اور کچلنا اپنا حق سمجھتا ہے' حقوق انسانی کی باتیں ہوتی ہیں اور اس کیلئے اقوام متحدہ سے لے کر ہمارے اس ملک تک حقوق انسانی کے کمیشن قائم ہیں' لیکن ہو کیا رہا ہے؟ وہ کسی بھی آنکھ سے پوشیدہ نہیں۔

اگر آج ہم مادیت سے کچھ روحانیت کی طرف واپس آئیں' تزکیہ واحسان کی راہ پر چلیں اور رہ نوردان محبت کی تعلیمات پر عمل کریں تو ہماری دنیا جو خدا نے انسانوں کے رہنے کے لئے بنائی تھی' جس کا مطلب ہی یہ تھا کہ انس ومحبت سے زندگی گزاری جائے' لیکن دنیا درندگی' اخلاق باختگی' مصیبت' نفرت' قتل وغارت گری کی آماجگاہ بن گئی ہے' اگر ان زریں اصولوں کو دنیا اپنا لے تو وہ پھر سے گلستان بن سکتی ہے اور انسانیت کی کھیتی سرسبز وشاداب ہو سکتی ہے۔

یہاں ان درویشوں کے جستہ جستہ واقعات زندگی بیان کئے جارہے ہیں' جو انسانیت کے لئے روشنی کا مینار ثابت ہوئے ہیں۔

اب ملاحظہ کیجئے کہ "قلب وروح کے یہ مرہم" کیا کہتے ہیں:

☆ ضرورت مندوں کی مدد کرنے والا اللہ کا دوست ہے' اگر کوئی شخص عبادت وریاضت اور اوراد و وظائف میں مشغول ہو اور کوئی حاجت مند آجائے تو اس کو لازم ہے کہ اپنی عبادت اور وظیفے کو چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہو اور اس کی ضرورت پوری کرے' تین آدمی جنت کی خوشبو بھی نہ پائیں گے ایک جھوٹ بولنے والا درویش' دوسرا کنجوس اور تیسرا خیانت کرنے والا سوداگر۔

☆ جو معرفت میں کمال حاصل کرنا چاہے اس کو چاہئے کہ کسی کو رنج نہ پہنچائے' نہ کسی کی برائی کرے' تواضع اختیار کرے' ہر شخص کو عزیز ومحبوب رکھے' اپنے کو سب سے حقیر اور کمتر سمجھے' ہر درد اور تکلیف پر صبر کرے

مولانا سید محمد حمزہ حسنی

خدا کے ہر فیصلہ کو خوشی سے تسلیم کرے' جو کچھ حاصل ہو اس پر قناعت کرے' ہر کام میں خدا پر بھروسہ کرے۔

حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ ارشاد فرماتے ہیں:

"درویش کو چاہئے کہ اپنی آنکھوں کو بند کرلے تاکہ خدا کے بندوں کے عیب نہ دیکھ سکے' کانوں کو بہرہ کرلے کہ جو باتیں سننے کے لائق نہ ہوں ان کو نہ سنے' زبان کو گونگی کرلے کہ جو باتیں کہنے کے لائق نہ ہوں ان کو نہ کہے' پاؤں کو لنگڑا کرلے کہ کسی غلط کام کی طرف نہ جاسکے' درویشوں کا طریقہ تحمل اور برداشت کرنا ہے' اگر کوئی شخص اس کی گردن پر تلوار رکھ دے تو بھی وہ اس سے خوش رہے (بدلہ لینا تو دور کی بات ہے) اس کے لئے بددعا بھی نہ کرے۔"

حضرت محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاءؒ فرماتے ہیں:

"ہمسایہ کے حقوق کو پورا کرو' وہ قرض مانگے تو قرض دو' اس کی ضرورت پوری کرو' بیماری میں اس کی عیادت کرو' مصیبت میں غم خواری کرو۔"

حضرت برہان الدین غریبؒ فرماتے ہیں:

"لوگوں کی خدمت میں کوشاں رہو' دیکھو! درخت خود تو دھوپ میں کھڑا رہتا ہے لیکن دوسروں کو سایہ دیتا ہے' لکڑی خود تو جلتی ہے لیکن دوسروں کو آرام پہنچاتی ہے' اسی طرح انسان کو ہونا چاہئے' انسان کو عدل وانصاف کرنا چاہئے یہاں تک کہ اپنے ساتھ کھانا کھانے والے سے زیادہ نہ کھائے۔"

اب آپ خواجہ خواجگان حضرت شیخ معین الدین چشتیؒ کا حال سنیئے:

"طبیعت میں بردباری اور عفو وکرم کی درویشانہ صفات منتہائے کمال کو پہنچی ہوئی تھیں' ایک بار ایک بدباطن شخص حضرت خواجہؒ کو قتل کرنے کے ارادہ سے آیا' حضرت کو نور باطن سے اس کا علم

ہوگیا' وہ شخص جب قریب آیا تو بہت ہی اخلاق سے پیش آئے اور اپنے پاس بٹھا کر فرمایا کہ جس ارادہ سے آئے ہو اس کو پورا کرو' یہ سنتے ہی وہ شخص کانپتے ہوئے قدموں پر گر پڑا اور بغل سے چھری نکال کر ڈال دی' اور کہنے لگا کہ میں سزا کے لائق ہوں' آپ مجھے سزا دیجئے' بلکہ میرا کام تمام کر دیجئے' خواجہ صاحبؒ نے فرمایا کہ ہم درویشوں کا یہ شیوہ ہے کہ جب کوئی ہم سے برائی کرتا ہے تو ہم اس کے ساتھ نیکی سے پیش آتے ہیں' تم نے میرے ساتھ کوئی برائی نہیں کی' یہ کہہ کر اس کو بہت دعائیں دیں' وہ شخص حضرت ہی کی خدمت میں رہ پڑا اور خدمت کرنے لگا' حضرت کی دعاؤں سے اس کو ۴۵ بار حج کی سعادت نصیب ہوئی اور وہیں سپرد خاک ہوئے۔''

اب ذرا محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاؒ کا حال ملاحظہ ہو:

''ایک مرتبہ ہدیہ میں ایک شخص نے قینچی پیش کی' آپ نے فرمایا: ''مجھے سوئی دو' قینچی کا کام کاٹنا ہے اور سوئی کا کام جوڑنا ہے۔''

ایک بار ہدایا پیش ہو رہے تھے' اس میں ایک پڑیا بھی تھی' سارے ہدایا تقسیم فرمانے کا حکم دیا' اور پڑیا اپنے پاس رکھ لی کہ یہ میرا سرمہ ہے' ہوا یہ کہ ایک شخص نے یہ سوچ کر کہ کون دیکھ رہا ہے ایک پڑیا میں مٹی باندھ کر نذر کر دی' حضرت خواجہؒ کے قلب صافی نے دیکھ لیا اور اس کو اپنے لئے خاص کر لیا کہ کہیں خدام دیکھ کر اس شخص کا مذاق نہ اڑائیں' دلداری کی یہ مثال کہاں سے ملے گی؟

ایک شخص حضرت محبوب الٰہی کا دشمن ہو گیا اور ہمیشہ ایذا رسانی پر کمربستہ رہتا تھا' جب اس کی وفات کی خبر خواجہؒ کو ملی تو اس کے جنازہ میں شرکت فرمائی' اور اس کے لئے دعائے مغفرت کی۔

اب ذرا حضرت نصیر الدین چراغ دہلویؒ کا حال ملاحظہ ہو:

''ایک روز حضرت نماز ظہر کے بعد مراقبہ میں مشغول تھے' ایک شخص تراب خان آیا اور چھری سے کئی وار کئے' خون اتنا بہا کہ حجرہ سے باہر آ گیا' یہ دیکھ کر مریدین فوراً اندر داخل ہوئے اور حملہ آور کو پکڑ لیا کہ اس کو سزا دیں لیکن حضرت خواجہؒ نے ان کو روکا اور قسم دے کر کہا کہ کوئی اس کو تکلیف نہ پہنچائے اور حملہ آور سے معذرت کی کہ اگر چھری مارتے ہوئے تمہارے ہاتھ کو تکلیف پہنچی ہو تو معاف کرنا اور ایک رقم دے کر اس کو رخصت کیا۔''

یہ ہماری روحانی تاریخ کے وہ روشن پہلو ہیں جنہوں نے ہمارے ملک کو انسانیت کا گلشن بنا دیا تھا' محبت اور بھائی چارگی کی ہوا چلا دی تھی' نفرت و دشمنی کو کافور کر دیا تھا' اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا ملک گلشن آدمیت بنے تو ہم کو ان برگزیدہ ہستیوں کی بتائی ہوئی راہ کو اپنانا ہوگا تاکہ محبت اور امن کی باد بہار چلے اور یہ سرزمین گل و گلزار ہو جائے۔

☆☆..........☆☆

بقیہ: حضرت درخواستیؒ

درخواستیؒ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں مرکزی مجلس عمل کے اجلاس میں آپ نے شرکت فرمائی۔

پورے ملک میں کراچی سے خیبر تک خود اپنے آپ کو اور اپنی جماعت جمعیت علماء اسلام پاکستان کے ہر خورد و بزرگ کو عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے وقف کر دیا۔ آپ کی ہمہ گیر شخصیت' دینی وجاہت اور جمعیت علماء اسلام کی طاقت کا حکومت کو علم تھا' کوئٹہ اور ایبٹ آباد میں قادیانی مراکز کی تعمیر کے خلاف آپ کے کارکنوں کے جذبات اور آپ کے حکم کی تعمیل کا منظر حکومت دیکھ چکی تھی۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء اس آب و تاب سے پورے ملک میں آراستہ ہوئی کہ بالآخر دشمن اپنے منطقی انجام کو پہنچا اور قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے موجودہ مرکزی دفتر حضوری باغ روڈ ملتان کی تکمیل کے بعد آپ بیماری کے باوجود وہاں تشریف لے گئے' دفتر میں موجود رفقاء کو تحریک کی کامیابی پر مبارکباد دی اور مزید کچھ نصیحتوں سے نوازا۔ غرضیکہ جس طرح درس و تدریس' وعظ و تبلیغ' سیاست و امامت ہر لحاظ پر آپ نے امت کی قیادت فرمائی' اسی طرح ہر بے دین فتنہ کی بیخ کنی کے ساتھ ساتھ فتنہ قادیانیت کے سدباب کے لئے بھی آپ نے مثالی قائدانہ کردار ادا کیا۔ آپ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی تحریک کے بھی قائد و جرنیل تھے اور اس کام کے کرنے والوں کے مربی و محسن تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آپ کی روایات کی امین اور آپ اور آپ کے اکابر کا صدقہ جاریہ ہے۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

حافظ الحدیث حضرت درخواستیؒ اور تحفظ ختم نبوت

مولانا سعید الرحمٰن درخواستی

انگریز کا خودکاشتہ پودا مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹی نبوت کا لبادہ اوڑھ کر جب سامنے آیا اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اپنی دام تزویر میں پھانسنے کی کوششوں کا آغاز کیا اور ملت بیضا' دین حنیف اور شریعت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) کے مسلمہ اصول و کلیات کی عمارت میں دجل وتلبیس اور تحریفات کے ذریعہ دراڑیں ڈالنے کی ناپاک سعی کی ابتداء کی تو علماء حقہ کمربستہ ہوکر مرزا غلام احمد قادیانی کے مقابلے میں نکل آئے اور ہر طرح سے اس کا ناطقہ بند کرنے کا عزم لے کر اس کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئے۔ انہوں نے قصر ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے اس عالمی ڈاکو کو ناکوں چنے چبوادیئے اور اس کی جھوٹی نبوت کے پرخچے اڑادیئے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری' پیر مہر علی شاہ گولڑوی' مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری' مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری' مولانا احمد علی لاہوری' مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری قدس اللہ سرہم کے کارنامے آج بھی زینت اوراق ہیں' انہی علمائے ربانیین کے قافلہ میں سے میرے دادا جان حافظ الحدیث والقرآن شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی نوراللہ مرقدہ بھی تھے' جن کو خلاق عالم نے زمانہ طالب علمی میں ہی حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ' احمد مجتبیٰ' سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قدر عشق ومحبت' فریفتگی وشیفتگی عطا فرمائی تھی کہ آپ نے احادیث نبویہ (علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) کو حرز جان بنا کر سینے میں لفظ بلفظ محفوظ کرنے کی کوشش شروع کردی۔ روزانہ جتنی احادیث ازبر ہوجاتیں شام کو قطب الاقطاب عارف باللہ حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوری نوراللہ مرقدہ کی خدمت میں جاکر سناتے اور اپنے شیخ و مرشد روحانی کی ڈھیروں دعاؤں سے بہرہ مند ہوتے' حضرت دادا جان نوراللہ مرقدہ جب اپنے مخصوص انداز میں یہ شعر پڑھتے:

ومن مذھبی حب النبی والہ

وللاس فیما یعشقون مذاھب

تو ایسا عجیب سماں بندھتا کہ سامعین کے دل میں عشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی چنگاریاں بھڑک اٹھتیں۔

حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ ان نفوس قدسیہ میں سے تھے' جنہیں قدرت حق نے دین اسلام کی سربلندی و خدمت کے لئے پیدا فرمایا تھا' وہ صاحب حال بزرگ تھے' شریعت اسلامیہ کی پابندی ان کی طبیعت ثانیہ تھی' اللہ رب العزت نے ابتداء ہی سے ان کو ایسا ماحول میسر فرمایا تھا جو ہمہ گیر دینی جدوجہد کا ماحول تھا۔ برصغیر میں دارالعلوم دیوبند کا نشان اور اس کی عظیم روایات کا حامل و وارث جنوبی پنجاب میں دین پور شریف تھا' حضرت درخواستیؒ کو دین پوری نسبت نے اکابر دیوبند کی روایات کا وارث بنادیا تھا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا فتنہ جب عوام الناس میں برپا ہونے لگا' تو حضرت دادا جان بھی علمائے ربانیین کے ساتھ اس فتنے کو زمین بوس کرنے کے لئے شمشیر برہنہ بن کر میدان عمل میں کود پڑے' راقم الحروف اب آپ کے سامنے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اس فتنہ کے خلاف کی گئی جدوجہد کا مختصر سا خاکہ پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

تقسیم سے قبل ریاست بہاولپور میں حضرت مولانا الٰہی بخشؒ (جو حضرت درخواستیؒ کے استاد تھے) کی صاحبزادی کا نکاح عبدالرزاق نامی شخص

ے ہوا‘ جو بعد میں مرزائی ہو کر دائرہ اسلام سے نکل گیا۔

مولانا الٰہی بخشؒ مرحوم پرانے ثقہ عالم اور بزرگ تھے‘ وہ اس نکاح کو عدالتی طور پر فسخ کرانا چاہتے تھے‘ مگر عدالتی جھمیلوں میں پہلے کبھی پڑے نہیں تھے‘ حضرت درخواستیؒ اس وقت بستی درخواست میں تدریسی وتبلیغی خدمات انجام دے رہے تھے۔ مولانا الٰہی بخشؒ نے اپنے اس شاگرد رشید کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ حضرتؒ تمام مصروفیات ترک کرکے استاد محترم کی خدمت میں پہنچے۔ مولانا الٰہی بخشؒ نے صورتحال کی وضاحت فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ مخالفین سخت دباؤ ڈال رہے ہیں۔ حضرتؒ نے درپیش مسئلہ کی اہمیت کے پیش نظر استاد محترم کی حمایت میں کمر باندھ لی اور مولانا الٰہی بخش مرحوم کو ساتھ لے کر قطب الاقطاب سراج السالکین حضرت مولانا خلیفہ غلام محمدؒ کی خدمت میں دین پور شریف حاضر ہوئے اور تنسیخ نکاح کا مقدمہ درج کرانے کی اجازت چاہی۔ حضرت دین پوریؒ نے اجازت دے دی اور کامیابی کے لئے دعا بھی فرمائی۔

احمد پور شرقیہ کی عدالت میں مقدمہ درج کرادیا گیا۔ حضرت درخواستیؒ تمام مصروفیات ترک کرکے کیس کی پیروی میں لگ گئے۔ مقدمہ درج کرانا‘ اس کی تاریخیں بھگتنا‘ کیس کی نگرانی کرنا‘ ان تمام امور کو اول سے آخر تک حضرتؒ نے اپنے ذمہ لے لیا۔ مقدمہ کی نوعیت کچھ ایسی تھی کہ کافی دن بحث و مباحثہ ہوتا رہا۔ مخالفین نے کیس خارج کرانے کی بے حد کوشش کی مگر حضرت درخواستیؒ نے ایسے وزنی اور ٹھوس دلائل عدالت میں پیش کئے کہ بالآخر جج صاحب کو یہ کیس مجبوراً بہاولپور کی مرکزی عدالت میں منتقل کرنا پڑا‘ جہاں حضرت مولانا محمد صادق مرحوم (علاقے کی بہت بڑی علمی شخصیت اور جن کا حضرتؒ سے گہرا تعلق تھا) اور شیخ الجامعہ مولانا غلام محمد صاحب مرحوم جیسی یکتائے روزگار شخصیات موجود تھیں۔ حضرتؒ نے ان حضرات سے فرمایا کہ اس کیس کو آپ اپنی سرپرستی میں لے لیں‘ جسے دونوں بزرگوں نے قبول کرلیا۔

حضرتؒ کے ذمہ اس مقدمہ کی تشہیر ہندوستان کی ریاستوں و خانقاہوں و مدارس سے فتاویٰ حاصل کرنا اور بحث و مباحثہ کے لئے اس وقت کے جید اور مستند علماً کو مقدمہ کی اہمیت سے آگاہ کرنا تھا۔ بہاولپور کے علماً کرام کی خدمات‘ دارالعلوم دیوبند سے امام المحدثین حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ‘ حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ‘ حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ‘ مولانا ابوالوفا شاہ جہان پوریؒ کو بہاولپور بلوانا‘ عدالت میں ان حضرات کے بیانات کرانا‘ دین پور شریف سے حضرت دین پوریؒ کی تشریف آوری‘ کوٹ مٹھن کی خانقاہ کے سجادہ نشین کی خدمات‘ حضرت مولانا غلام محمد گھوٹویؒ‘ مولانا محمد صادق مرحوم کی دلچسپی‘ ان تمام امور میں حضرت درخواستیؒ کا بھی اہم کردار رہا۔

آپ کو قدرت نے محنت و ایثار کا مجسمہ بنایا تھا۔ حوالہ جات کی تلاش کے لئے آپ کے بے پناہ حافظہ نے تمام مشکلات کو حل کردیا۔ انہی خدمات و صلاحیتوں کے باعث آپ تمام اکابر علماً کی آنکھوں کا تارہ بن گئے تھے۔ یہ ۱۹۲۵ء سے ۱۹۳۶ء کے گیارہ سالوں کی بات ہے‘ ان گیارہ سالوں میں آپ کی تمام تر صلاحیتیں اس کیس کے لئے وقف رہیں‘ اس کیس کے سلسلے میں حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ جب بہاولپور تشریف لائے تو ان کی خدمت حضرتؒ نے اپنے ذمہ لے لی۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضرتؒ نے حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ سے شرف تلمذ بھی حاصل کیا۔ آپ نے بخاری جلد اول مکمل سنا کر خصوصی سند کے علاوہ حافظ الحدیث کا خطاب حاصل کیا۔

ان ایام میں حضرت کشمیریؒ بیمار تھے‘ اس کے باوجود عدالت میں جاکر ایسے براہین قاطعہ پیش فرماتے‘ جس سے مختار مدعی علیہ جلال الدین شمس (قادیانیوں کا وکیل) کے پاؤں اکھڑ گئے۔

حضرت درخواستیؒ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ حضرت شاہ صاحبؒ کے دلائل قاطعہ سننے کے بعد ہمیں فتح کا یقین ہوگیا تھا کہ انشاء اللہ یہ کیس ہم جیت جائیں گے‘ واپسی کے وقت حضرت شاہ صاحبؒ نے ارشاد فرمایا کہ اس مقدمہ کا فیصلہ اگر میری زندگی میں نہ ہوسکے تو میری وفات کے بعد میری قبر پر ضرور پڑھ کر سنایا جائے‘ آپ کی اس آرزو کو پورا کرنے کے لئے حضرت مولانا محمد صادق صاحب مرحوم نے اس مقدمہ کا وہ تاریخی فیصلہ جس میں مرزائیوں کو مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا تھا‘ دیوبند میں حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ کے مزار پر جاکر پڑھ کر سنایا‘ پوری دنیا میں یہ اعزاز ریاست بہاولپور کی اسی عدالت کو حاصل ہے کہ اس نے مرزائیوں کے ارتداد کا سب سے پہلے فیصلہ سنایا۔

۱۹۳۶ء سے ۱۹۵۲ء تک حضرتؒ برابر تحفظ ختم نبوت کے لئے کام کرتے رہے۔ ۱۹۴۷ء میں آپ پر قاتلانہ حملہ بھی ہوا‘ جس کی ایک وجہ تحفظ ختم

نبوت کی خدمات بتلائی جاتی ہیں۔

۱۹۵۲ء میں آپ حج پر تشریف لے گئے' مدینہ منورہ جاکر روضہ اقدس پر حاضر ہوکر مراقب ہوئے اور مدینے میں رہنے کی اجازت چاہی' رات کو خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پاکستان میں میری نبوت کو چیل اور کتے نوچ رہے ہیں' ان سے تحفظ ختم نبوت کے لئے مقابلہ کرو اور میرے نواسے عطاء اللہ شاہ بخاری کو بھی میرا پیغام پہنچاؤ' اس کے بعد آپ فوراً واپس پاکستان تشریف لائے اور خان گڑھ میں جاکر حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام اور سلام پہنچایا۔ ۱۹۵۳ء میں مشہور زمانہ تحریک میں حصہ لیا اور ہمہ تن تحریک کی کامیابی کے لئے مصروف عمل رہے۔ آپ نے تقریروں کے ذریعے بلامبالغہ ہزاروں شاگردوں و متعلقین کو گرفتاری پیش کرنے کے لئے کراچی بھیجا۔ جب تمام سرکردہ رہنما کراچی میں گرفتار ہوگئے تو آپ نے تحریک کو اپنے وجود سے ایسا سہارا دیا جس سے حکومت زچ ہوئی۔ قید و بند کی صعوبتوں کی پرواہ کئے بغیر آپ نے منزل کی طرف اپنے سفر کو جاری رکھا اور آخر وقت تک تحریک کے لئے بہادر جرنیل کی طرح مورچہ زن رہے۔

۱۹۵۴ء میں تحریک ختم نبوت کے بعد جب مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد رکھی گئی تو آپ نے اس کی سرپرستی فرمائی' چونکہ اکابرین مجلس امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ' مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ کے ساتھ حضرتؒ کا خصوصی تعلق تھا' اس لئے کوئی اہم ختم نبوت کانفرنس نہ ہوتی تھی' جس میں آپ کی صدارت و شرکت نہ ہو' کوئی ایسا امر نہیں ہوتا تھا جس میں آپ کا مشورہ شامل نہ ہوتا ہو۔ آپ نے ہمیشہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کی سرپرستی فرمائی' آپ ان کو پند و نصائح سے نوازتے اور ان کے کام کی نگرانی فرماتے۔ اپریل ۱۹۶۵ء میں تغلق روڈ ملتان پر آپ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابقہ مرکزی دفتر کا سنگ بنیاد رکھا' اس تقریب میں تمام اکابر وقت تشریف فرما تھے۔ آپ نے اپنے تمام حلقہ اثر کو اس نیک مقصد کے لئے ہمہ تن متوجہ فرمایا۔

حاجی محمد مانک نے کرونڈی ضلع خیر پور میں عبدالحق نامی قادیانی کو اس کی جانب سے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پر جذبات سے مغلوب ہوکر اپنے طور پر جہنم رسید کردیا۔ حاجی صاحب پر کیس چلا' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس کیس کی پیروی کی۔ ابتدائے کیس سے فیصلہ تک ہر اہم امر میں حضرت درخواستیؒ کا مشورہ شامل رہا۔ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ مقدمہ کی پیروی کے لئے ہر پیشی پر حضرتؒ کو اپنے ہمراہ لے جاتے تھے۔ حضرتؒ کی دینی ثقاہت و وجاہت نے اس کیس کو ملک بھر میں مشہور کردیا۔ حضرتؒ کے ہر قسم کے تعاون و سرپرستی نے مقدمہ کے ضمن میں درپیش مسائل و مشکلات کو حل کردیا' تا آنکہ قدرت نے فضل فرمایا اور حاجی صاحب کو سزائے موت نہ ہوسکی بلکہ وہ معمولی سزا کاٹ کر جیل سے بخیر و عافیت رہا ہوگئے' ان کی رہائی کے وقت بھی حضرت درخواستیؒ بنفس نفیس جیل کے دروازہ پر ان کے استقبال کے لئے تشریف لے گئے۔

اسی طرح ایبٹ آباد کو مرزائیوں نے پروگرام کے تحت اپنا مرکز بنانا چاہا تو ان کی سرکوبی کے لئے حضرتؒ وہاں تشریف لے گئے' وہاں آپ نے فرمایا کہ دشمنان خاتم النبیین ایبٹ آباد کو مرکز بناکر یہاں کے سادہ لوح عوام کو گمراہی کی دلدل میں پھنسانا چاہتے ہیں' یہ تمہارے عشق رسول کا امتحان ہے کہ ان کے پاؤں یہاں جمنے نہ دو۔

اس کے بعد قادیانیوں نے بلوچستان کی طرف رخ کرکے کوئٹہ کو اپنا مرکز بنانا چاہا اور وہاں بڑے منظم انداز میں گمراہ کن لٹریچر تقسیم کرنا شروع کردیا۔ حضرتؒ کو اس کا علم ہوا تو ان کی بیخ کنی کے لئے تشریف لے گئے' وہاں بھی آپ نے موضوع کی مناسبت سے تقریریں کیں جس کے بعد بعض جواں ہمت افراد کی کوششوں نے فتنہ قادیانیت کو لگام دی۔ اس کے بعد مرزائیوں کو بلوچستان کا رخ کرنے کی جرأت نہ ہوسکی۔

حضرتؒ نے اپنے مدرسہ جامعہ مخزن العلوم خانپور کو ختم نبوت کی خدمات کے لئے پیش پیش رکھا۔ سالانہ جلسہ پر جماعت کے تمام رہنماؤں و مبلغین کو دعوت دیتے تھے' ہر سال دورہ تفسیر کے موقع پر مولانا لال حسین اخترؒ کو بلوا کر رد قادیانیت کے لئے خصوصی لیکچر کا اہتمام فرماتے۔ دکھ ہو یا سکھ' خوشی ہو یا غم' ہر موقع پر ختم نبوت کے کاز پر کام کرنے والے رہنماؤں و کارکنوں کو حضرتؒ کا تعاون و سرپرستی حاصل رہی۔ خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ اور مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر مجلس تحفظ ختم نبوت کے ان تینوں امراء کی حضرت

باقی صفحہ 21 پر

دعوت غور و فکر

نبوت و رسالت کا روشن سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ختم ہوا' گویا سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ قرآن و سنت کی روشنی میں اس عقیدہ کو عقیدۂ ختم نبوت کہا جاتا ہے۔ یہ عقیدہ دین اسلام کی بنیاد اور ایمان کی روح ہے۔ دین اسلام کا محور اور مرکز یہی عقیدہ ہے کیونکہ پورے دین اسلام کی خوبصورت عمارت اس عقیدہ کی بنیاد پر قائم ہے اور ملت اسلامیہ کی وحدت کا راز بھی تاقیامت اسی عقیدہ کی خیر و برکت میں پنہاں ہے۔

قرآن مجید نے ایک سو مرتبہ اور صاحب قرآن' نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سو دس مرتبہ اس عقیدہ کی حقانیت کی گواہی دی ہے۔ اسلام اور صحابہ کرام کا سب سے پہلا اجماع مسئلہ ختم نبوت پر ہوا' چنانچہ جب بدبخت مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو صحابہ کرامؓ کی پوری جماعت نے اس روسیاہ کو متفقہ طور پر کافر و مرتد اور واجب القتل قرار دے کر اسے مع اس کی جماعت کے جہنم رسید کیا۔

ختم نبوت کے صریح اعلان اور ملت اسلامیہ کے متواتر اقدامات کے بعد یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی شخص' جو دماغی طور پر معذور نہ ہو' سنجیدگی کے ساتھ نبوت کا دعویٰ بھی کر سکتا ہے' اس لئے مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک ہر مدعی نبوت کے دعویٰ کا سیاسی یا معاشی سراغ ضرور ملے گا۔

برصغیر میں انگریز کے عہد کے' دوران جب مسلمانان ہند و ظلم و ستم کی چکی میں پس رہے تھے اور آئے دن مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کا نیا طریقہ واردات ایجاد کیا جاتا تھا' انہی ایام میں انگریز سامراج نے' دین اسلام سے ازلی دشمنی کا اظہار کرنے کی خاطر مرزا غلام احمد قادیانی' کے گلے میں انگریزی نبوت کا طوق غلامی ڈال کر

مولانا نذیر احمد تونسوی

اسے طاغوتی قوتوں کے عرش تک معراج کرائی اور مرزا قادیانی نے وحدت ملی کی دیوار میں نقب زنی کے لئے فرنگی کے اجرتی ڈاکو کا کردار ادا کرتے ہوئے اس کے عوض انگریز گورنمنٹ سے مراعات حاصل کیں اور اپنے کفریہ عقائد و عزائم کی تشہیر و تبلیغ کے لئے فتنہ قادیانیت کی بنیاد رکھی۔

قادیانیت کیا ہے؟ قادیانیت برطانوی سامراج کا پیدا کردہ اسلام دشمن سیاسی و سازشی فتنہ ہے' جس کو مرزا قادیانی نے مذہبی روپ دے کر مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو مٹانے کی خطرناک سازش دور فرنگی میں فرنگی کے اشارہ پر تیار کی تھی۔ قادیانیت انگریز کا خودکاشتہ پودا ہے اور قادیانی عالمی صیہونی تحریک کے آلہ کار' یورپ کے تربیت یافتہ اور اسرائیل کے ایجنٹ ہیں۔ قادیانیت کا وجود ننگ انسانیت' ملت اسلامیہ کے لئے ایک ناسور اور ایمان کے لئے زہر قاتل ہے۔ قادیانیت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض و عناد' ختم نبوت پر ڈاکہ زنی اور یہودیت کے مکر و فریب اور دجل کا دوسرا نام ہے۔

قادیانیوں کے چند کفریہ عقائد:

خدا تعالیٰ' انبیاءؑ کرام' صحابہ کرامؓ' قرآن مجید' حرمین شریفین اور مسلمانان عالم کے متعلق قادیانیوں کے کفریہ عقائد کا نمونہ خود مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں:

☆......"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء ص ۱۱)

☆......"میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں' میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴)

☆......"محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص ۴)

☆......"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔"

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۲/فروری ۱۹۲۴ء)

☆......''یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے' اس کا سبب یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔''(کشتی نوح ص ۷۲)

☆...... ''آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے' تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔''(انجام آتھم ص ۷)

☆......''ابوبکر وعمر کیا تھے وہ حضرت غلام احمد (قادیانی) کے جوتیوں کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہیں تھے۔''(ماہنامہ المہدی ص ۲/۳ بابت ماہ جنوری وفروری 1915ء)

☆......''حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔''(ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۱)

☆......''قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔''(تذکرہ ص ۷۶)

☆......''لوگ معمولی نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں' مگر اس جگہ (قادیان) آنا نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے۔''(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۵۲)

☆......''زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے''
(درثمین ص:۴۵)

☆......''کنجریوں کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔''(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷/۵۴۸)

☆......''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔''(نجم الہدیٰ ص:۵۳)

☆......''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا' وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔''(آئینہ صداقت ص:۳۵)

مسلمان بھائیو! مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا یہ کفریہ اژدھا نئی نسل کے ایمانوں کو نگلنے کی خاطر بڑھا چلا آرہا ہے' وہ کیسا مسلمان ہے جو روح کو تڑپا دینے اور دلوں کو دہلا دینے والے ان کفریہ عقائد و عزائم سے آنکھیں بند کرکے لبوں پر مہر سکوت طاری کرکے آرام سے بیٹھا رہے؟ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے مسلمان بھائیو! آپ کی غیرت ایمانی کہاں سوگئی ہے؟ قادیانیوں کی زبان بے لگام کو کون لگام دے گا؟

آج روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے سوال کرتی ہے کہ آپ نے اپنی ذات' والدین' بہن بھائی' دوست احباب' خاندان' برادری' کنبہ وقبیلہ کی ناموس کے تحفظ کا بندوبست کرتے ہوئے اپنے دشمن سے ہر قسم کے تعلقات ختم کرنے میں تو کوئی تاخیر نہ کی لیکن میرے دشمن' میرے اصحاب کے دشمن' قرآن وسنت اور عالم اسلام کے دشمن کے ساتھ آپ کے تعلقات' دوستیاں' اٹھنا بیٹھنا' چلنا پھرنا' بول چال' سلام وکلام' لین دین' شادی غمی' کاروبار میں شرکت چہ معنی دارد؟ جس نے آپ کی توہین کی ہمیشہ کے لئے آپ کے دروازے اس پر بند ہوگئے لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مرتکب' دشمن ختم نبوت کے لئے آپ کے دروازے کیوں کھلے رہے؟ آخر آپ کس منہ سے میدان حشر میں شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کا سوال کریں گے؟ کیونکہ قادیانیت کا ٹکراؤ براہ راست رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے ہے' اس کا واحد مقصد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو مٹا کر مرزا قادیانی کی نبوت کو چلانا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو کسی سے محبت کرتا ہوگا قیامت کے روز اسی کے ساتھ ہوگا' زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں' معلوم نہیں یہ کاروان زیست کب لٹ جائے' کون جانتا ہے کہ کب عزرائیل کی آمد ہو اور ہمارا یہ گلشن حیات اجڑ جائے؟ آرزوؤں' امیدوں اور تمناؤں کے سینکڑوں تاج محل منہدم ہوجائیں' اس لئے مسلمان بھائیو! اگر قبر کی تاریک کوٹھڑی میں رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان چاہئے' حشر کی ہولناک وخوفناک اور نفسا نفسی کی گھڑیوں میں شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی ضرورت ہے' اگر ساقی کوثر کے ہاتھوں جام کوثر پی کر حشر میں پیاس بجھانے کی تمنا ہے' اگر حشر کی وحشت ناک گرمی میں کالی کملی والے نبی کی چادر رحمت کا سائبان اور رحمت کے جھنڈے لواء الحمد کے نیچے سایہ حاصل کرنے کی آرزو اور جستجو ہے تو پھر ایک ہی راہ ہے کہ قادیانیوں سے ہر قسم کے تعلقات کو ختم کرنے کا صدق دل سے آج ہی فیصلہ کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی نگہبانی کا فریضہ سرانجام دیجئے' ختم نبوت کے تحفظ کے کام کو سنبھالئے' نبیؐ کے دشمنوں کو پہچانیے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی وفا کا ثبوت دیجئے۔

مسلمان بھائیو! یہ اچھی طرح جان لیجئے کہ وقت کسی کا منتظر نہیں' موت کسی کو مہلت نہیں دیتی' زندگی کی چند مستعار گھڑیوں کو مہلت تصور کرتے ہوئے ان کی قدر کیجئے' خوب غور وفکر کیجئے اور اللہ سے ڈریئے' موت کے فرشتے کی آمد کے بعد نہ سوچ سے کچھ حاصل ہوگا اور نہ فکر کا کچھ فائدہ ہوگا۔ اتنا یاد رکھئے کہ آپ کا کسی مرزائی کو گلے لگانا گنبد خضرا میں دل مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دکھانے اور تکلیف دینے کے مترادف ہے۔

قرآن مقدس

حضرت مولانا نسیم احمد غازی مظاہری

جہاں میں سب کتابوں سے بھلا قرآن ہوتا ہے
اسے پڑھنے سے رب راضی خفا شیطان ہوتا ہے

کتابوں میں صحیفوں میں کلام اللہ افضل ہے
یہی بہتر یہی برتر عظیم الشان ہوتا ہے

اساس دین و مذہب روح ایماں ہے کلام اللہ
امام انس و جاں و پیشوا قرآن ہوتا ہے

یہی جان جہاں ہے جان ایمان و یقیں بھی ہے
کلام پاک ہی سرمایۂ ایمان ہوتا ہے

یہ باب رحمت حق ہے کتاب دین برحق ہے
اسی سے عارف حق. صاحب ایمان ہوتا ہے

جو روح عالم و جانِ قلوب اہل ایمان ہے
یقیناً وہ کلام حضرت رحمان ہوتا ہے

یہ قرآن مقدس دائیٔ حق و صداقت ہے
یہی حق و صداقت پر قوی برہان ہوتا ہے

عموماً معجزے وقتی رہے ہیں سارے نبیوں کے
سدا جو معجزہ باقی ہے وہ قرآن ہوتا ہے

یہ قرآن درمیان حق و باطل قول فیصل ہے
یہی نور مبین حق یہی فرقان ہوتا ہے

وہی آباد دل ہے جس میں قرآن مقدس ہو
کلام اللہ سے محروم دل ویران ہوتا ہے

کلام پاک سے وابستگی مومن ہی رکھتا ہے
جو اس سے بے رخی کرتا ہے نافرمان ہوتا ہے

قرآن پاک سے غفلت کا پھل ہے ذلت و پستی
اور اس کا حامل و عامل عظیم الشان ہوتا ہے

کلام پاک وجہ راحت و عزت ہے دنیا میں
نجات اُخروی کا بھی یہی سامان ہوتا ہے

دلوں میں مومنوں کے کردیا محفوظ قرآں کو
مسلمانوں پہ رب کا کس قدر احسان ہوتا ہے

ہر اک انسان کی قسمت جداگانہ ہے دنیا میں
مقدر کا سکندر حامل قرآن ہوتا ہے

عجب تاثیر ہوتی ہے تلاوت جب وہ کرتا ہے
جو قاری متقی ہوتا ہے خوش الحان ہوتا ہے

وہی خوش بخت ہوتا ہے رسول اللہؐ کا وارث
خدا کے فضل سے جو عالم قرآن ہوتا ہے

اسی کی زندگی ہے لائق صد رشک دنیا میں
جسے فیضان علم و حکمت قرآن ہوتا ہے

ملے گا حشر میں اس کو تاج نورانی
کسی کا لخت دل گر حافظ قرآن ہوتا ہے

سعادت مند و دانا ہے زمانے میں وہی
جو قرآن پہ دل و جاں سے سدا قربان ہوتا ہے

منادی جس نے ہستی اپنی قرآن کی اشاعت پر
وہی افضل وہی اعلیٰ وہی ذیشان ہوتا ہے

امین علم قرآن ہے مکرم دونوں عالم میں
اخی اکرام اس کا فرض انس و جان ہوتا ہے

بہار جنت فردوس کا وارث وہی ہوگا
جسے حاصل کلام اللہ کا فیضان ہوتا ہے

نبیؐ کی زندگی تفسیر قرآن مقدس ہے
نبیؐ کا مقتدی ہی پیرو قرآن ہوتا ہے

کوئی مومن رہ حق سے کبھی بھی ہٹ نہیں سکتا
ہر اک مومن کا سچا رہنما قرآن ہوتا ہے

کسی کا رہنما کوئی کسی کا پیشوا کوئی
ہمارا رہنما اے دوستو قرآن ہوتا ہے

یہ قرآن مقدس ہے کتاب سیرت احمد
اسی سے حق تعالیٰ کا صحیح عرفان ہوتا ہے

عدوٗ یہ چاہتا ہے کہ کلام اللہ مٹ جائے
محافظ اس کا خود ہی حضرت رحمان ہوتا ہے

کلام اللہ کی برکت سے مومن کی حفاظت ہے
فنا قہر خدا سے دشمن قرآن ہوتا ہے

کتاب اللہ کو سیکھو سکھاؤ اے مسلمانو
جہاں میں سب سے بہتر صاحب قرآن ہوتا ہے

کلام اللہ کی خدمت پہ ہستی کو مٹا غازیؔ
اسی رہ سے حصول رحمت و رضوان ہوتا ہے

عقیدۂ ختم نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموسِ رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ

تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف :

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی جماعت ہے۔ ☆ یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔

☆ تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔ ☆ اندرون و بیرون ملک ۵۰ دفاتر و مراکز ۱۲ دینی مدارس ہمہ وقت مصروفِ عمل ہیں۔

☆ لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرِ اہتمام ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی اور ماہنامہ "لولاک" ملتان سے شائع ہو رہے ہیں۔

☆ چناب نگر (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالی شان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دار المبلغین قائم ہے۔ جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے، مدرسہ اور دار التصنیف بھی مصروفِ عمل ہیں۔

☆ ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔ جن کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔

☆ ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین، تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔

☆ اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ ☆ افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ سب : اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں : مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں

☆ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ اسے شرعی طریقہ سے مصرف میں لایا جاسکے۔

اکاؤنٹ نمبر: UBL-3464 حرم گیٹ برانچ ملتان، NBL-7734, PB-310 حسین آگاہی ملتان

اکاؤنٹ نمبر: NBL-300487-9 ایم اے جناح روڈ برانچ، ABL-927.-2 بنوری ٹاؤن برانچ کراچی

شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

حضرت سید نفیس الحسینی
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ

تفصیل کے لئے مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان، فون: 514122, Fax:542277

دفتر ختم نبوت، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: 7780337 - 7780340